UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188667
UNIVERSAL
LIBRARY

188667

14584

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۳۳۱ Accession No. ۱۴۵۸۴

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

بزمِ آخر

دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

از

منشی فیض الدین مرحوم

دانش محل دہلی

جملہ حقوق بنام سید وصی اشرف دہلوی محفوظ ہیں

۱۲۵۸۴

۹۴۳۱

سول ایجنٹ

کتب خانہ علم و ادب - دہلی

طبع چہارم ۱۹۴۵ء قیمت ۸عہ

پیش لفظ

دُنیا نکھرتے نکھرتے جب اس قابل ہوگئی کہ اس کے روپ کے گاہک پیدا ہوں تو بادشاہت کا آغاز ہوا۔ بڑے بڑے بانکے ترچھے اپنے بل دکھانے لگے۔ ان میں بعض کے دماغوں میں ایسی ہوا سمائی کہ شاہی سے خدائی کے دعویدار بن گئے مگر مادرِ گیتی سے بس نہ چلا۔ جس وقت چاہا اس نے ٹانگ پکڑ کھینچ لی۔ ہندوستان کی راج دہانیاں دیوتاؤں نے سجائیں۔ راجاؤں کو اوتاروں کا درجہ دیا۔ پھر بھی نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ کوئی چار دن سے زیادہ اپنی نوبت نہ بجا سکا۔ ان کے بعد آسمان نے رنگ بدلا۔ پردیسیوں کی آمد شروع ہوئی اور بقول شخصے ہر کہ آمد عمارت نو ساخت۔ تمدن اور معاشرت میں تبدیلیاں ہونے لگیں۔ آخر میں اسلامی سلطنت قائم ہوئی۔ اور چونکہ اس کا خاتمہ آلِ تیمور نے کیا اس لئے ہماری نگاہیں اب تک انہی پر جمی ہوئی ہیں۔ ہمارے باپ دادا نے وہ دور دیکھا تھا۔ وہ جو کہتے ہیں کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے۔ انہیں اور ان کے بعد ان کی اولاد کو مدتوں وہی بہار نظر آتی رہی بلکہ آج تک ان ہی کہانیوں کو کہنے اور سننے میں مگن ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ پرانا مقولہ ہے الناسُ علیٰ دِین ملوکہم۔ اور کچھ نہ سہی گزری ہوئی بہاروں کا ذکر بھی نہ کریں۔ ان کی بولیاں بھی نہ بولیں۔

دلی کا لال قلعہ جب تک اس میں غدر کے سبز قدم نہیں آئے اپنی گود دیو کے پالوں کے لئے سچ مچ کا گہوارا تھا۔ ایسا گہوارا جس میں عیشوں و راحتوں کے

سوا ہزاروں چیزیں جن پر ورش پاتی ہیں وہاں کا طرز تمدن کا ہاں کی معاشرت اور بولیاں ٹھولیاں سب جداگانہ تھیں۔

دولت اور حکومت والے اپنی زندگیوں کو عام زندگیوں سے ہمیشہ الگ رکھتے ہیں۔ جینے کی باتیں تو ایک طرف مر کر بھی وہ دوسروں کے ساتھ ملنا نہیں چاہتے پھر یہاں تو شاہجہانی دیگ کی کھرچن تھی جتنی اس کی شکل صورت بو باس انوکھی ہوتی کم تھا۔ نئی تانتی کے انجان بے خبر پوچھیں گے کہ آخر وہ کیا باتیں تھیں جن کو زمانے کی نظر کھا گئی اور جواب کسی گھرانے کا روزمرہ نہیں؟ خدا بخشے منشی فیض الدین مرحوم کو اگر وہ "بزم آخر" کے نام سے یہ چھوٹی سی کتاب لکھکر دلی والوں پر احسان نہ کرتے تو میں سچ کہتا ہوں نوجوانوں کے سوال کا ہمارے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

یوں تو دلی کے اس مخصوص موضوع پر قبل و ما بعد غدر کے اخبارات و رسائل اور مختلف کتب جن میں سفرنامہ ابن بطوطہ۔ ڈاکٹر برنیر کا روزنامچہ وغیرہ بہت سی کارآمد چیزیں ہیں لیکن بزم آخر قلعہ کی اس تہذیب معاشرت اور رسم و رواج اور زبان کا وہ زندہ جاوید مرقع ہے۔ جس کی اہمیت سے انکار کی جرأت نہیں۔ گزشتہ نصف صدی میں بہت کم ایسے اہل قلم ہوں گے جنہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہو اور اس کتاب کی افادیت سے محروم رہے ہوں گے۔

اس کتاب کی اشاعت سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ دلی کے بعد کے ادیبوں کو جنہوں نے اپنے بڑے بوڑھوں سے شہر آبادی اور غدر کے حالات و واقعات سنے تھے انہیں قلمبند کرنے کا خیال پیدا ہوا اور انہوں نے بڑی محنت اور

اور قابلیت سے انہیں مرتب کیا۔ مرحوم بزرگوں میں مولانا راشد الخیری کی نوبتِ پنج روزہ۔ دلی کی آخری بہار۔ داستانِ پارینہ۔ غدر کی ماری شہزادیاں ناصر نذیر فراق کی 'لال قلعہ کی ایک جھلک'۔ 'دلی کا اجڑا ہوا لال قلعہ'۔ باقر علی داستان گو کا 'مولا بخش ہاتھی' قابلِ ذکر ہیں۔ بقیدِ حیات لکھنے والوں میں خواجہ حسن نظامی کی غدر کی بارہ کتابوں کا سیٹ۔ مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی کی۔ "دہلی کی آخری شمع" اور پھول والوں کی سیر۔ وزیر حسن دہلوی کا "دلی کا آخری دیدار۔ خواجہ محمد شفیع کا دلی کا سنبھالا۔ سید یوسف بخاری کی "یہ دلی ہے" اور "بازگشت" عرش تیموری کی "قلعہ معلیٰ کی جھلکیاں"۔ اس خاکسار کی "دلی کی چند عجیب ہستیاں"۔ یہ تمام تقریباً ایک ہی زمانے سے متعلق اور مختلف گزشتہ واقعات کی کڑیاں ہیں۔

بڑے بوڑھوں سے شاہی زمانے کی جو باتیں سُنیں اور کتابوں میں جو کچھ پڑھا ان کی صحت اپنے بزرگوں سے پوچھ پوچھ کر کی کیونکہ کتابوں میں صرف حالات و واقعات (مستند و غیر مستند) کم و بیش ضرور درج ہیں لیکن ایسے بیسیوں الفاظ جو بظاہر نہایت میٹھے اور پیارے ہیں مگر اپنے معنی و مطالب کے اعتبار سے بالکل نئے اور نرالے تھے ان کے وجود سے فرہنگ و لغات کا چوڑا چکلا سینہ بھی خالی تھا۔ سید یوسف بخاری صاحب کی کوشش اور محنت قابلِ داد ہے جنہوں نے 'بزمِ آخر' کے مشکل الفاظ مختلف کتابوں اور

لوگوں سے تحقیق کرکے فرہنگ کی صورت میں مرتب کیئے۔ ممکن ہے اب بھی چند ایسے الفاظ رہ گئے ہوں۔ جو اپنے معانی کے لئے تشنہ ہوں لیکن مذکورہ بالا دشواریوں کے پیش نظر ہمیں شاید خاموش ہونا پڑے گا کیونکہ ان کے بولنے والے ابدی نیند سو رہے ہیں۔

بزم آخر اب عنقا ہو چکی تھی۔ اس کا آئندہ حاصل ہونا دشوار تھا۔ خدا برادر عزیز سید وصی اشرف کی عمر اور کاروبار میں برکت دے انہوں نے اس نایاب نسخہ کو حاصل کرکے یوسف بخاری صاحب سے فرہنگ مرتب کرائی اور کاغذ کی اس ہوش ربا گرانی اور کمیابی کے زمانے میں اسے شائع کیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کی اس ملکی، قومی اور ادبی خدمت کا کیا صلہ ملتا ہے۔

اشرف صبوحی دہلوی

دہلی ۱۶ ر جون ۱۹۴۵ء

فہرست

پیش لفظ ۳
فہرست مضامین ۷
محل کا حال (رات) ۹
صبح ۱۰
محل کی سواری ۱۱
خاصہ ۱۲
کھانوں کے نام ۱۲
رات ہوئی ۱۷
روزمرہ کی سواری ۱۸
عدالت کا دربار و نقول مواہیر شاہی ۲۰
جلوس کی سواری ۲۱
جشن ۲۶
تورے بندی ۲۷
مہمانداری ۲۸
رتجگہ ۳۰
صحنک ۳۵
جشن کا دربار ۳۶
محل کا دربار ۴۱
نوروز ۴۴
محرم ۴۶
آخری چہار شنبہ ۵۲

بارہ وفات ۵۲
عرس حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ ۵۳
حضرت غوث الاعظم کی گیارہویں ۵۴
حضرت نظام الدین اولیار قدس سرہ کی سترہویں ۵۵
مدار صاحب ۵۸
خواجہ صاحب کی چھڑیاں ۵۹
رجب ۶۰
شب برات ۶۱
رمضان ۶۳
الوداع ۶۸
عیدالفطر ۷۰
عیدالضحےٰ ۷۲
سلونو ۷۳
دسہرہ ۷۵
دوالی ۷۶
ہولی ۷۷
جھروکوں کا زنانہ ۷۷
باغ کا زنانہ ۸۱
پھول والوں کی سیر ۹۴
بادشاہ کا جنازہ ۱۰۴
ولی عہد کا جنازہ ۱۰۵
پھول ۱۰۶
تقریظ ۱۱۰
فرہنگ ۱۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُل سِیرُوا فِی الاَرضِ ثُمَّ انظُرُوا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں	بتاتا باغبان رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو! بادشاہ محل میں سُکھ فرماتے ہیں۔ چپی والیاں چپی کر رہی ہیں باہر قصہ خوان بیٹھا داستان کہہ رہا ہے۔ ڈیوڑھیاں ماموری ہیں اندر حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں پہرے دے رہی ہیں۔ باہر حبشی قلار۔ دربان۔ مردھے۔ پیادے۔ سپاہی پہرے چوکی سے ہوشیار ہیں نواب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی دن سے چلی

صبح

چلمچی آفتابے والیوں نے زیر انداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا۔ رومال خانے والیاں۔ رومال۔ پاؤں پاک۔ بینی پاک لئے کھڑی ہیں۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا مبارک باد دی۔ طشت چوکی پر گئے۔ پھر وضو کیا۔ نماز پڑھی وظیفہ پڑھا۔ اتنے میں توشہ خانے والیاں کمخاب کا دست بقچہ لے کر حاضر ہوئیں۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی کیسے ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔

جہاں پناہ! حکیم جی حاضر ہیں۔ حکم ہوا ہوں! یعنی بلاؤ۔ اے لو وہ پردہ ہو گیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال ڈالے چلے آتے ہیں۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے دواخانے میں سے تبرید کمخاب کے کسنے میں کسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی آئی دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔ بھنڈے خانے والیوں نے بھنڈہ تازہ کر کار چوبی زیر انداز بچھا۔ چاندی کے تاشش میں لگا دیا۔ کٹوری تیار کر بھنڈے پر رکھ دی۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا

محل کی سواری

کہاریاں ہوا دار لائیں۔ بادشاہ سوار ہوئے اور اسکے بعد بیگنیاں مردانے کپڑے پہنے۔ سر پر پگڑی۔ کمر میں دوپٹے باندھے۔ جریب ہاتھ میں لئے ہوئے۔ اور حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں جریب پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہیں۔ خواجہ سرائے مورچھل کرتے جاتے ہیں۔ جسولنیاں آگے آگے ہاتھ میں جریب لئے پکارتی جاتی ہیں خبردار ہو۔ خبردار ہو۔ درگاہ میں سواری آئی۔ سلام کیا۔ فاتحہ پڑھی۔ لو اب سواری پھر کر آئی۔ بیٹھک میں داخل ہوئی۔

بادشاہ تپک پر بیٹھے۔ ملکہ دوران اپنی سوزنی پر۔ اور سب بیویاں حرمیں اپنے اپنے درجے سے دائیں طرف بیٹھیں۔ شاہزادے شاہزادیاں اور بیگمات بائیں طرف بیٹھیں۔ جسولنیاں۔ خواجے باہر کی عرض و معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں حکم احکام جاری ہو رہے ہیں عرضیاں دستخط ہو رہی ہیں لو! ڈیڑھ پہر دن چڑھا۔ خاصے کی داروغہ نے عرض کیا۔ کرامات خاصے کو کیا حکم ہے؟ حکم ہوا اچھا جسولنی نے خاصے والیوں کو آواز دی۔ بیویو خاصہ لاؤ۔ نعمت خانہ تیار کرو۔

تکمیوں کے لئے لکڑی کا کٹگرا کھڑا کرتے تھے اس پر مہین پردہ ڈالتے تھے۔

خاصہ

کہاریاں، کشمیرنیں دوڑیں۔ دیکھو! ہنڈکلیا۔ چھوٹے خاصے بڑے خاصے کے خوان سر پر لئے چلی آتی ہیں۔ خوانوں کا تار لگ رہا ہے۔ ایلو! خاصے والیوں نے پہلے ایک سات گز لمبا تین گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا۔ بیچوں بیچ میں دو گز لمبی ڈیڑھ گز چکلی۔ چھ گز اونچی چوکی لگا۔ اس پر بھی پہلے چمڑا پھر دسترخوان بچھا۔ خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائیں گے باقی دسترخوان پر بیگماتیں۔ شاہزادے شاہزادیاں کھانا کھائیں گی۔ لو اب کھانا چُنا جاتا ہے۔

کھانوں کے نام

چپاتیاں۔ پھلکے۔ پراٹھے۔ روغنی روٹی۔ بری روٹی۔ بیسنی روٹی خمیری روٹی۔ نان۔ شیرمال۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزباں۔ کلچہ۔ باقرخانی۔ غوصی روٹی۔ بادام کی روٹی۔ پستے کی روٹی۔ چاول کی روٹی۔ گاجر کی روٹی۔ مصری کی روٹی۔ نان پنبہ۔ نان گلزار۔ نان تنک۔ نان

تنکی۔ بادام کی نان خطائی۔ پستے کی نان خطائی۔ چھوارے کی نان خطائی۔ یخنی پلاؤ۔ موتی پلاؤ۔ نور محلی پلاؤ۔ نکتی پلاؤ۔ فالسائی پلاؤ۔ آبی پلاؤ۔ سنہری پلاؤ۔ روپہلی پلاؤ۔ بیضہ پلاؤ۔ اناناس پلاؤ۔ کوفتہ پلاؤ۔ بریانی پلاؤ۔ چلاؤ سارے بکرے کا پلاؤ۔ بونٹ پلاؤ۔ شولہ۔ کھچڑی۔ کشمش پلاؤ۔ نرگسی پلاؤ۔ زمردی پلاؤ۔ لال پلاؤ۔ مزعفر پلاؤ۔ قبولی طاہری۔ متنجن۔ زردہ۔ مزعفر۔ سوئیاں۔ من وسلوی۔ فرنی۔ کھیر۔ بادام کی کھیر۔ کدو کی کھیر گاجر کی کھیر۔ کنگنی کی کھیر۔ یاقوتی۔ نمش۔ دودھ کا دلمہ۔ بادام کا دلمہ سموسے سلونے میٹھے۔ شاخیں۔ کھجلے۔ قتلمے۔ قورمہ۔ قلیہ۔ دوپیازہ۔ ہرن کا قورمہ۔ مرغ کا قورمہ۔ مچھلی۔ بورانی۔ رائتا۔ کھیرے کی دوغ۔ ککڑی کی دوغ۔ پنیر کی چٹنی۔ سمنی۔ آش۔ دہی بڑے۔ بیگن کا بھرتا۔ آلو کا بھرتا۔ چنے کی دال کا بھرتا۔ آلو کا دلمہ۔ بیگن کا دلمہ۔ کریلوں کا دلمہ۔ بادشاہ پسند کریلے۔ بادشاہ پسند دال۔ سیخ کے کباب۔ شامی کباب۔ گولیوں کے کباب۔ تیتر کے کباب۔ بٹیر کے کباب۔ نکتی کباب۔ لوزات کے کباب۔ خطائی کباب۔ حسینی کباب۔ روٹی کا حلوا۔ گاجر کا حلوا۔ کدو کا حلوا۔ ملائی کا حلوا بادام کا حلوا۔ پستے کا حلوا۔ رنگترے کا حلوا۔ آم کا مربا۔ سیب کا مربا۔ بہی کا مربا۔ ترنج کا مربا۔ کریلے کا مربا۔ رنگترے کا مربا۔ لیمو کا مربا۔

اننناس کا مُربا۔ گڑھل کا مُربا۔ بادام کا مُربا۔ گگروندے کا مُربا۔ بانس کا مُربا۔ ان سب قسموں کے اچار۔ اور کیرڑے کا اچار بھی۔ بادام کے نقل۔ پستے کے نقل۔ خشخاش کے نقل۔ سونف کے نقل۔ مٹھائی کے رنگترے۔ شریفے۔ امرود۔ جامنیں۔ انار وغیرہ اپنے اپنے موسم میں۔ اور گیہوں کی بالیں مٹھائی کی بنی ہوئیں۔ حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا گوندے کا۔ حبشی۔ لڈو موتی چور کے۔ مونگ کے بادام کے پستے کے۔ ملائی کے۔ نوزات مونگ کی۔ دودھ کی۔ پستے کی۔ بادام کی۔ جامن کی۔ رنگترے کی۔ فالسے کی۔ پیٹھے کی مٹھائی۔ پستہ مغزی۔ امرتی۔ جلیبی۔ برفی۔ پھینی۔ قلاقند۔ موتی پاک۔ دربہشت۔ بالوشاہی۔ اندرسے کی گولیاں۔ اندرسے وغیرہ۔ یہ سب چیزیں قابوں۔ طشتریوں۔ رکابیوں۔ پیالوں۔ پیالیوں میں قرینے سے چُنی گئیں۔ بیچ میں سفلدان رکھ دیئے اوپر نعمت خانہ کھڑا کر دیا کہ مکھیاں۔ دسترخوان پر نہ آویں۔ مشک زعفران۔ کیوڑے کی بُو سے تمام مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقوں سے دسترخوان جگمگا رہا ہے۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بیسندانی۔ چنبیلی کی کھلی۔ صندل کی ٹکیوں کی ڈبیاں۔ ایک طرف زیرِ انداز بچھ گئی۔ رومال۔ زانو پوش۔ دست پاک۔ بینی پاک۔

ایک طرف رومال خانے والیاں ہاتھوں میں رومال لئے کھڑی ہیں۔ جسولنی نے عرض کیا۔ حضور خاصہ تیار ہے۔ بادشاہ اپنی تپک پر چوکی کے سامنے آن کر بیٹھے۔ دائیں طرف ملکہ دوران۔ اور بیگماتیں۔ بائیں طرف شاہزادے شاہزادیاں بیٹھیں۔ رومال خانے والیوں نے زانو پوش گھٹنوں پر ڈال دیئے۔ دست پاک آگے رکھ دیئے۔ خاصے کی داروغہ نے خاص خوراک کی مُہر توڑ خاصہ کھلانا شروع کیا دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہیں بیگماتیں شاہزادے۔ شاہزادیاں کیسے ادب سے بیٹھی نیچی نگاہ کئے کھانا کھا رہی ہیں۔ جس کو بادشاہ اپنے ہاتھ سے اُلش مرحمت فرماتے ہیں کیسا سرو قد کھڑے ہو کر آداب بجا کر لیتا ہے۔

ایلو! اب بادشاہ خاصہ کھا چکے۔ دعا مانگی پہلے بیسن پھر کھلی اور صندل کی ٹکیوں سے ہاتھ دھوئے۔ دسترخوان بڑھایا پلنگ خانے والیوں نے جھٹ پٹ پلنگ جھاڑ جھوڑ۔ اوچھہ۔ گیہہ۔ چادر کس کسا تکیے۔ گل تکیے لگا۔ تکیہ پوشش ڈال۔ دولائی۔ چادرہ۔ رزائی پائنتی لگا۔ پلنگ آراستہ کیا۔ بادشاہ خواب گاہ میں آئے۔ پلنگ پر بیٹھے۔ ٹھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آب حیات مانگا۔ آبدارخانے

کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیوں میں بھر ابرف میں لگا ہوا ہے جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال مُہر لگا گیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا۔ اُس نے بادشاہ کے سامنے مُہر توڑ۔ چاندی کے ظرف میں نکال۔ بادشاہ کو پلایا۔ دیکھو پیتے وقت سب کھڑے ہو گئے۔ جب پی چکے تو سب نے "مزید حیات" کہا۔ مجرا کیا ایلو وہ دو پہر[1] بجی۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے۔ خواب گاہ کے پردے چھُٹ گئے چپّی والیاں چپّی پر آ بیٹھیں۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہو گئی کیا مجال کوئی ہوں تو کر سکے۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہ گیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا ظہر کی نماز و ظیفہ پڑھ کے۔ لوگوں کی عرض و معروض سُنی کچھ بات چیت کی۔ اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ عصر کی نماز۔ وظیفہ پڑھا دو گھڑی دن رہ گیا۔ جسولنی نے عرض کیا۔ "دو جہاں پناہ! عملہ فعلہ یوزک رکاب حاضر ہے" حکم ہوا "رخصت" جھروکوں میں آ بیٹھے۔ جسولنی نے آواز دی خبر دار ہو" سپاہیوں نے سلامی اُتاری۔ امیر

[1] دن کے بارہ بجے ۱۲

امرا رجھروکوں کے نیچے ۔ مغرب کی اذان ہوئی۔ بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب کی نماز۔ وظیفہ پڑھا۔ جھروکوں کے نیچے ۔ اور جہاں جہاں سپاہیوں کے پہرے ہیں وردیاں بجنے لگیں۔ نقار خانے میں نوبت بجنی شروع ہوئی۔

رات ہوئی

مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی۔ جھاڑ۔ فانوس۔ فتیل سوز[۱] ایک شاخی دو شاخی۔ سہ شاخی۔ پنج شاخی۔ پنجیاں مشعل۔ لالٹینیں روشن ہوئیں چار گھڑی رات آئی۔ لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی مشعل ساتھ۔ دیوان عام۔ دیوان خاص میں سے ہو کر جھروکوں کے نیچے آیا۔ عشا کا وقت آیا۔ نماز وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے کی تیاری ہوئی۔ تان رس خاں چوکی کے طائفے حاضر ہوئے۔ ناچ ہونے لگا ایلو سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ۔ سارنگی۔ تال کی جوڑی بجا رہے ہیں۔ ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے۔ وہ ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی۔ دھائیں۔ پھر اُسی طرح خاصے کی تیاری ہوئی۔ خاصہ کھایا۔ ٹھنڈا نوش کیا۔

---

[۱] صحیح فتیلہ سوز ۱۲

وہی گھنٹہ بھر پیچھے آبِ حیات مانگا۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا چھپّر کھٹ۔ داستان ہونے لگی۔ حبشنیاں۔ ترکنیاں قلماقنیاں پلنگ کے پہرہ پر آموجود ہوئیں۔ ڈیوڑھیاں مامور ہوگئیں حبشی۔ قلّار۔ دربان۔ مردھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیوں پر اپنی اپنی چوکی پہرے پر کھڑے ہوگئے۔ حکیم۔ طبیب خواص اپنی چوکی میں حاضر ہوئے۔ صبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا۔

روزمرّہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہوا خوری کو سوار ہوتے ہیں۔ سواری تیار ہے بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبداروں نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار رہے۔ سب نے مجرا کیا۔ چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار نے۔ باناتی زیر انداز میں چرن لپیٹ بغل میں مارے۔ دو خواص تختِ رواں کے دونوں طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے۔ اور خواص۔ گشتی دست بقچہ۔ رومال۔ بینی پاک۔ انگالدان اور ضرورت کی چیزیں لے کر چلے۔ جھنڈے بردار جھنڈا لے

تخت رواں کے برابر آگیا۔ بھنڈے کا پیچ بادشاہ نے ہاتھ میں لے لیا ایک ٹوکرے میں آب حیات کی صراحیاں برف میں لگی ہوئیں۔ ایک طرف آگ کی انگیٹھی۔ کوئلوں کے گل۔ بھیلسہ۔ تمبا کو کہار بہنگی میں لئے ساتھ ساتھ ہے۔ گھڑیالی ریت کی گھڑی۔ گھڑیال ہاتھ میں لٹکائے گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ امیر امرا تخت کا پایا پکڑے اپنے اپنے رستے سے چلے جاتے ہیں۔ کہار پنکھا آفتابی لئے۔ حبشی قلار چاندی کے شیر دہاں سونٹے۔ لال لال۔ آنکڑے دار لکڑیاں ہاتھوں میں لئے گرد و پیش تخت رواں کے چلے جاتے ہیں۔ نقیب چوبدار سونے روپے کے عصا ہاتھوں میں۔ لئے آگے آگے پکارتے جاتے ہیں۔ بڑھے جاؤ صاحب۔ بڑھاؤ قدم کو جا بجا سے جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ خاص بردار ڈھلیٹوں کو دیکھو! لال لال بانات کے انگرکھے پہنے۔ کالی پگڑیاں۔ دو پیٹے سر سے باندھے لال بانات کے غلاف بندوقوں پر چڑھے ہوئے۔ کندھوں پر دھرے ڈھلیت پیٹھ پر ڈھال کمر میں تلوار۔ لگائے اُن کے آگے کرکیٹ کرکا کہتے اُن کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے۔ رومی مخمل کے غاشیے کارچوبی کام کے پڑے۔ سر پر کلغیاں چھم چھم کرتے چلے جاتے ہیں۔ سقے جھڑکاؤ کرتے جاتے ہیں۔ دیکھو گھوڑا باگ سے

پھرتا پھرتا ہے کہار گھٹنے کے اشارے سے کام دیتے ہیں۔ جس طرح گھٹنے کا اشارہ بادشاہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح پھرتے پھرتے پھرتے چلتے ہیں۔ ایلو! سورج کی کرن نکلی۔ کہار نے آفتابی لگا دی۔ سواری پھر کر آئی۔ دیوان خاص میں بیٹھ کر عدالت کا دربار کیا۔

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں۔ امیر۔ وزیر۔ بخشی۔ ناظر وکیل۔ میر عدل۔ میر منشی۔ محرر۔ متصدی۔ وغیرہ ہاتھ باندھے اپنے اپنے محکموں کے کاغذات پیش کر رہے ہیں۔ میر عدل بہادر دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے۔ عرض بیگی داد خواہوں کی عرضیاں حضور میں گزار رہا ہے۔ حکم احکام جاری ہو رہے دارالانشار سے کسی کے نام شقہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے۔ شقوں میں شاہزادوں کے القاب نور چشم طال عمرہٗ۔ معز امیروں کو "فدوئی خاص" لکھتے ہیں۔ شقوں کی پیشانی پر سرمے کی قلم سے صاد

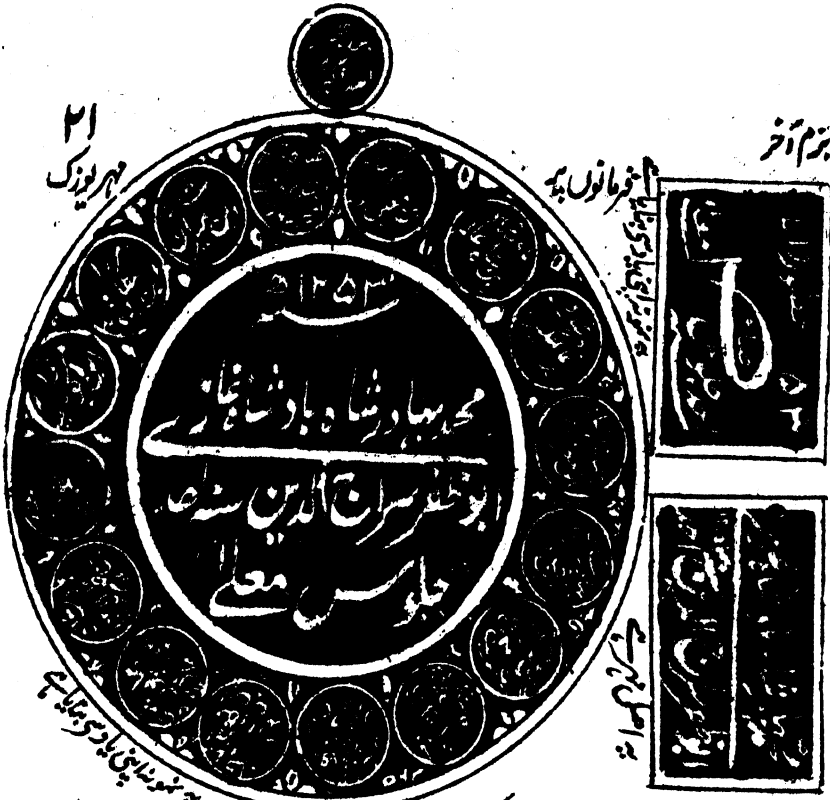

امیر غریب بادشاہ کو عرضی میں القاب حضرت جہاں پناہ سلامت لکھتے ہیں۔ بادشاہ عرضیوں پر سُرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہیں حسب سررشتہ دار الانصاف تحقیقات بعمل آید بعد احوال دریافتہ بحضور عرض رساند۔

جلوس کی سواری

آج یہ دھائیں دہائیں توپیں کیسی چلتی ہیں۔ اوہو! بادشاہ سوار ہوگئے چلو سواری دیکھیں۔ ایلو! وہ پہلے نشان کے دو ہاتھی آئے گیا

تمامی کا پھر پرا اُڑتا جاتا ہے۔ ریشم کی ڈوریاں۔ کلابتوں کے پھندنے لٹکتے ہیں۔ اب چتر کا ہاتھی آیا۔ دیکھنا کیا بڑا سارا ہے۔ سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے۔ اُوپر سونے کی کلسی۔ نیچے چاندی کی ڈنڈی نیچے اوپر سے کارچوبی کام میں لپا ہوا۔ کلابتونی جھالر لٹکتی ہے۔

لواب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے! آہا دیکھنا!! ایک سورج کی صورت۔ ایک مچھلی کی شکل۔ ایک شیر کا کلہ۔ ایک آدمی کا پنجہ۔ ایک گھوڑے کا سر۔ سونے کے بنا کر۔ سُنہری چوبوں پر لگائے ہیں۔ تمامی کے ٹپکے۔ قیطونی ڈوریاں۔ پھولوں کے سہرے بندھے ہوئے ہیں۔ اچھی یہ کیا ہیں؟ بھئی کہتے ہیں کہ بادشاہوں نے جو ملک فتح کئے ہیں یہ اُن ملکوں کے نشان ہیں۔ یہ سورج کی جو شکل ہے۔ یہ خاص بادشاہی نشان ہے۔ زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اُونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے پیچھے زنبوروں کے اونٹ ہیں۔ اونٹوں پر کاٹھیاں کسی ہوئی ہیں آگے بڑی سے بڑی جو بندوقیں کاٹھیوں پر ہیں یہ زنبوریں کہلاتی ہیں۔ پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہیں۔ اب سپاہیوں کی پلٹنیں آئیں دیکھو آگے آگے کپتان نائب کپتان۔ کُمیدان۔ گھوڑوں پر سوار ہیں۔ پیچھے بادشاہی

تلنگوں کی پلٹن۔ اُس کے پیچھے بچھی پلٹنیں ہیں۔ جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیاں پہنے۔ بندوق۔ توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہیں۔ ایک پلٹن کی وردی نجیبوں کی دوسری کی تلنگوں کی ہے۔ کالی پلٹن۔ اگرئی پلٹن کو دیکھو۔ سَو سَو آدمی کا ایک ٹُمن ہے۔ ہر ٹمن میں ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ ترئی ہے ایک ایک صوبہ دار۔ جمعدار۔ دفعدار امتیازی ہے۔ مُقیشی توڑے طرے پگڑیوں پر باندھے۔ گلے میں کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے۔ سپاہیوں کی کمریں تلواریں۔ کندھے پر دہماکے دو دو قطار باندھے چلے آتے ہیں۔ تاشہ۔ باجہ بجتا آتا ہے خاصے گھوڑوں کو دیکھو۔ کیسے سونے چاندی کے ساز۔ ہینکل۔ گنڈے۔ پُوزی دمچی۔ کلغیاں لگی۔ پٹھوں پر پاکھریں پڑیں پاؤں میں جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے۔ کلائیاں مارتے چلے آتے ہیں۔ آہاہا!! ہمایہ دار تخت کو ذرا دیکھو۔ بالکل نالکی کی صورت ہے چاروں طرف شیشے لگے ہوئے اوپر سُنہری بنگلہ کلسیاں۔ آگے چھجا ہے۔ اندر زربفت رومی۔ مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہیں۔ خس خانے کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نما خس کا بنگلہ ویسا ہی چھجا کلسیاں لگی ہوئیں۔ بیچ میں چھوٹا سا فراشی پنکھا۔

لگا ہوا۔ پیچھے پیچھے کہار ڈوری کھینچتے آتے ہیں۔ ہزاروں سے پانی سقے چھڑکتے آتے ہیں سایہ دار تخت اور نالکی میں چھ ڈنڈے ہوتے ہیں۔ وہ ہوادار تخت آیا۔ دیکھو! اس کے بھی چار ڈنڈے ہیں۔ ڈنڈوں پر چاندی کے خول۔ گرد کٹہرا پیچھے کٹاؤدار تکیہ۔ سارا سونے کا کام کیا ہوا۔ بیچ میں مسند تکیہ۔ ایلو پہلو میں دو تکیئے دوہرے کئے ہوئے ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی ہوئی ہے۔ اب احتشام توپخانے کا نشان۔ دستی چتر۔ روشن چوکی بجتی ہوئی۔ تمامی کی جھنڈیاں اُڑتی ہوئی۔ کرڑکیت کرڑکا کہتے۔ ڈھلیت ڈھال تلوار باندھے۔ خاص بردار کندھوں پر بندوقیں رکھے۔ حبشی قلار چاندی کے شیر دہان سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے روپے کے عصے لئے۔ خواص سفید سفید پگڑیاں دوپٹے باندھے۔ چنی ہوئی چپکنیں پہنے اپنے عہدے لئے چلے آتے ہیں۔ دیکھنا دیکھنا وہ نیگڈنبر کا ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈمبر کہتے ہیں۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری کا ہے عماری کی دو برجیاں اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہی پر سایہ رہے۔ ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے کام کی۔ ماتھے پر فولاد کی

ڈھال۔ سونے کے پھول اس میں جڑی ہوئی پڑی ہے۔ فوجدار خاں کے سر پر دستار۔ دستار پر گوشوارہ کلغی۔ ایک ہاتھ میں گجباگ۔ ایک میں بادشاہ کا بھنڈا ہاتھی کو ہولتے چلے آتے ہیں۔ نیگڈمبر کے بیچ میں بادشاہ بیٹھے ہوئے ہیں دیکھو سر پہ دستار۔ دستار پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ بادشاہی تاج۔ موتیوں کا طُرہ گلے میں موتیوں کا کنٹھا۔ موتی مالائیں۔ ہیروں کا ہار۔ بازو پر بھج بند۔ نورتن بڑے بڑے ہیروں کے جڑاؤ۔ ہاتھوں میں زمُرد۔ یاقوت۔ موتیوں کی سُمرنین پہنے ہوئے۔ بھنڈے کا پیچ ہاتھ میں۔ کس شان وشوکت سے بیٹھے ہیں۔ خواصی میں بادشاہ کا بیٹا جس کو نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے۔ ہاتھی کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے۔ دربان اس کو ہاتھ میں ناپتا جاتا ہے اس کو جریب کہتے ہیں جب کوس پورا ہو جاتا ہے تو دربان ایک جھنڈی لے کر سامنے آتا ہے۔ بادشاہ کو مجرا کرتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ سواری کوس بھر آئی۔

گھڑیالی۔ گھڑیال۔ ریت کی گھڑی ہاتھ میں لئے۔ وقت پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ ہودے کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے۔ آگے دو ترکش۔ ایک کمان لگی ہوئی۔

پیچھے چاندی کی ڈنڈی میں خم دیا ہوا۔ پھول۔ پتے بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس میں لٹکتا ہے۔ بیچوں بیچ میں اس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے۔ ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی اور شاہزادوں کی عماریاں۔ اُن کے پیچھے امیر امرار نواب راجاؤں کی سواریاں اُن کے پیچھے سواروں کا رسالہ۔ طبل کا ہاتھی سب سے پیچھے بیلے کا ہاتھی۔ طبل بجتا آتا ہے۔ فقیروں کو بیلہ بٹتا جاتا ہے۔ دیکھو کیا رسان رسان۔ کس ادب قاعدے سے سواری چلی آتی ہے بازاروں کوٹھوں پر خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہیں۔ بادشاہ آنکھوں سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہیں۔ نقیب چوبدار پکارتے جاتے ہیں "ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہاں پناہ! بادشاہ سلامت"

لو بس سواری کی سیر دیکھ چکے۔ آؤ اب جشن کا تماشہ دیکھیں۔

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک

اس میں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگوں کو خلعت۔ انعام اکرام جوڑے باگے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ تھئی تھئی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہیں۔ دن رات دیگیں کھڑک رہی ہیں۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال۔ خمیری روٹی۔ گاؤ دیدہ۔ گاؤ زبان۔ میٹھے۔ سلونے سموسے۔ کباب۔ پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی طشتری میں لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال چوکھڑوں میں رکھ۔ خوانوں میں لگا۔ پلاؤ متنجن۔ بریانی کے طباقوں پر مانڈھے ڈھانک خوانوں میں لگا۔ اوپر کھانچی رکھ کسنے کس تورے پوش ڈال۔ بیگمیوں میں بھیج رہے ہیں۔ بائیس خوانوں سے زیادہ۔ ڈلو سے کم تورہ نہیں ہوتا جیسی جس کی عزت ہے اتنے ہی خوانوں کا تورہ چوبدار گھر بگھر بانٹتے پھرتے ہیں۔ جھولیاں بھر بھر کے انعام

لاتے ہیں لواب تورے بندی ہو چکی۔

مہمانداری

مہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہ گئے۔ مہمانداری شروع ہوئی۔ تمام شاہزادیاں امیرزادیاں۔ رنگ محل خاص محل۔ ہیرا محل۔ موتی محل میں جمع ہوئیں دونوں وقت اچھے سے اچھے کھانے۔ پان زردہ۔ چھالیا۔ پُن ڈلیاں۔ الائچیاں۔ صبح کے ناشتے کو۔ حلوا پوری۔ کچوریاں۔ مٹھائیاں خوانوں میں کہاروں کے سر پہ رکھے۔ جسولنیاں ایک ایک کو بانٹتی پھرتی ہیں۔ رات دن گانا بجانا۔ آپس میں چہل پہچے ہو رہے ہیں۔ ایلو! دس بیس مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھیں ایک کو جو شیطان اُچھلا پیچھے سے آ ایک کالا چھچھڑا چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ وہ وُوئی ووئی کرتی اور ساتھ ہی جو پاس بیٹھی تھیں گد بد گرتی۔ پڑتی چیخیں مارتی بھاگیں۔ ایک چیخم چاخ مچا دی۔ سارا محل سر پر اٹھا لیا تو دوڑ۔ میں دوڑا رے یہ کیا ہوا۔ ایک کہتی ہے اوپر سے مُرداری گری۔ دوسری کہتی ہے واہ! نہیں بی۔ رہتی ہے۔ مجھے گلگلی گلگلی سوجھی تھی اسے بی

اماں جان: اے بی بھابی جان۔ اے بی نانی حضرت اے بی دادی حضرت اے بی انّا چھوچھو۔ اے بی انّا ہیتو۔ اچھی ذرا دیکھنا! میرے کلیجے پہ ہاتھ رکھنا جس وقت سے یہ نگوڑی میرے سر پر آگرگری ہے میرا کلیجہ چار چار ہاتھ اُچھل رہا ہے۔ اری [illegible]بل اری صنوبر چڑیل۔ غیباتی۔ کدہر اُڑ گئیں۔ جی نکلے تمہارا جی۔ دیکھو تو مرداری ہے۔ تو جلدی سے سونے کا پانی لاؤ۔ میں اپنی بچی کا پنڈا دہوؤں رسّی ہے تو صدقے کے لئے خوردہ منگاؤں۔ ہے ہے خدا نے میری بچی کی جان بچائی۔ دور پار اگر ایسی ویسی کچھ ہو جاتی تو وہ بندی کس کی ماں کو ماں کہتی۔ لونڈیاں۔ باندیاں۔ لالٹین۔ شمع لے لے کے دوڑیں۔ دور ہی سے کھڑی کہہ رہی ہیں۔ اے ہے بیوی خدا جھوٹ نہ بلائے یہ تو رسّی ہے۔ جھٹ مٹی پڑھ پڑھ کے اُس کی طرف پھینکنے لگیں۔ ایک کہتی ہے۔ بوا یہ تو ایک جائے جم ہوگیا۔ نگوڑا اُس جائے سے ملے نہ جلے۔ دوسری کہتی ہے۔ واہ! میں نے اُسے کیل دیا ہے۔ کیا مقدور بھلا یہ سرک تو سکے۔ تو بھلا تم ایسی چھتی چھپیتا ہو۔ اور ایسا ہی تمہارا چھوچھکا ہے۔ ارے خوجوں کو بلاؤ۔ خوجے لکڑیاں لے لے کے دوڑے۔ پاس آکے جو دیکھیں کہیں رسّی ہے نہ مرداری۔ ایک کالا کپڑا ہے سب کو اُٹھا کے دکھایا۔

کہ واہ حضرت!! اچھے میل کا بیل بنایا۔ جن کا یہ کرشمہ تھا۔ ایک دفعہ ہی قہقہہ مار کے ہنسیں۔ سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگیں "شاباش بوا۔ تم کو۔ درگور تمہاری صورت تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی۔ یہاں چلوؤں لہو خشک ہو گیا"

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کیئے۔ پوشاک بنارسی زری بوٹی۔ مقیشی تاروں کی کریب۔ لاہی پھلکاری۔ گلشن بابر لینڈ۔ آب رواں۔ شبنم کے دوپٹے۔ زربفت۔ کمخاب۔ گلبدن مشروع۔ اطلس۔ گورنٹ۔ چیولی۔ رادھا نگری کی تنرپوشیاں۔

مغصالحہ۔ ٹھپہ۔ گوکھرو۔ کرن۔ طرہ۔ کھجور چھپڑی۔ لہر یچ بیل۔ چھپڑیاں۔ بدروم کا جال۔ چنبیلی کا جال۔ ماہی پشت کا جال۔ چین مُرمُرے کی توئی۔ پکا گوکھرو۔ نئی جان۔ چمپا۔ پمیک۔ لیس۔ ولائتی توئی ٹکی ہوئی۔

رنگ۔ گُل انار۔ نارنجی۔ گیندئی۔ پستئی۔ سروئی۔ فالسائی۔ عنابی۔ کاکریزئی۔ شربتی۔ اودا۔ نافرمانی۔ گل شفتالو۔ سیبئی۔ فاختائی کوکئی۔ آبی۔ بسنتی۔ دھانی۔ کافوری۔ گلابی۔ گرہلی۔ بادامی۔

شربتی۔ رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے۔

گہنے۔ ٹیکہ۔ جھومر۔ سراسری۔ نتھ۔ کیل۔ سپتے۔ بالیاں بالے۔ ہالے۔ کرن پھول۔ جھمکے۔ کھٹکے۔ چھپکے کے بالے۔ بجلی کے بالے۔ چھپڑے۔ مگر چودانیاں۔ چاند۔ گلوبند۔ چنپا کلی۔ جگنی۔ گجرے کا توڑا۔ موتیا کا توڑا۔ چھلوں کا توڑا۔ کنٹھی۔ ٹیپ۔ چھلا دولڑی۔ ست لڑا۔ دہگدھگی۔ ہینکل۔ چندن ہار۔ کیری۔ زنجیر جوشن۔ نونگے۔ اکے۔ نورتن۔ بجبند۔ مٹھیاں۔ پہونچیاں کنگن۔ موتی پاک۔ حباب۔ چوہے دنتیاں۔ پٹڑیاں۔ لوگریاں لچھے۔ چوڑیاں۔ جہانگیریاں۔ کڑے انگوٹھیاں۔ چھلے آرسی۔ توڑے۔ لچھے۔ کڑے۔ جھانجن۔ چوڑیاں۔ پازیب چوراسی۔ چٹکی چھلے۔ سر سے پاؤں تک سونے موتیوں میں لدی ہوئیں۔

جوتیاں۔ گھیتلی۔ انی دار۔ کفش۔ زیر پائی۔ کف پائی۔ سلیم شاہی۔ پاؤں میں چھم چھم کرتیں۔ ملکہ دوران کے پاس حاضر ہوئیں۔ مجرا کیا اپنے اپنے قرینے سے بیٹھ گئیں۔ ملکہ دوران نک سے ٹک تک بناؤ سنگار کئے۔ سونے میں پیلی۔ موتیوں میں سفید۔ اپنی مسند پر بیٹھی ہیں۔ آگے سٹک لگی ہوئی ہے۔ خواجہ سرائے نوکریں چاکریں۔ لونڈیاں باندیاں ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہیں

توشے خانے والیاں جوڑوں کی کشتیاں لیکر حاضر ہوئیں ملکہ دوران اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہیں۔ سب سروقد ہو ہو کر جوڑے لیتی ہیں آداب بجالاتی ہیں۔ نذریں دیتی ہیں۔ بس جوڑے بٹ چکے نذریں ہو چکیں۔ اب دال بھیگنے کا وقت آیا۔

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے۔ بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ سے دال کی سات لبیں بھر کر پہلے لگن میں ڈالیں۔ اور بادشاہ اپنے ہاتھ سے بڑے پہلے کڑہائی میں ڈالیں۔

لو اب ملکہ دوران دال بھگونے چلیں۔ مبارک باد کی نوبت نقارچنیں بجانے لگیں۔ آگے آگے روشن چوکی والیاں تاشے باجے والیاں تاشہ باجہ بجاتی۔ حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں اُردابیگنیاں۔ خواجہ سرائے۔ جسولنیاں۔ اور شاہزادیاں بیگماتیں۔ حرم۔ سریت۔ ناموس۔ چپتی والیاں۔ گائنیں امیرزادیاں سب اپنے اپنے قرینے اور قاعدے سے ملکۂ دوران کے تام جھام کے ساتھ ساتھ چلیں رنگ محل میں ملکہ دوران کی سواری آئی۔ دیکھو ڈھیر سی مونگ کی دال چھنی پھٹکی۔ اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہیں۔ پہلے ملکہ دوران نے دال کی سات لبیں بھر کر لگن میں ڈالیں۔ پیچھے

خاصے والیوں نے سب دال لگنوں میں ڈال دی۔ اوپر سے پانی ڈالا۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ مبارک باد دی۔ شادیانے بجنے لگے۔ لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ خاصے والیوں نے جلدی جلدی دال دھو دھلا پیٹھی پیس پیسا کڑھائیاں چڑھا دیں۔ ملکۂ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے۔ ایلو! وہ بادشاہ ہوادار میں سوار باجے گاجے سے آئے۔ وہی ساتوں بڑے چمچے میں لیکر بادشاہ نے کڑھائی میں ڈالے سب کھڑے ہو گئے چاروں طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی۔ روشن چوکی۔ نوبت۔ تاشہ باجہ بجنے لگا۔ بادشاہ اور ملکۂ دوران سوار ہوئیں۔ سب اُسی طرح سواری کے ساتھ ساتھ بیٹھک میں آئے۔ فراشیوں نے ایک سُتھری چوکی بچھائی۔ اُس پر اُجلا اجلا بُراق سا بچھونا کیا۔ دو کوری ٹھلیوں میں شربت بھرا۔ ان پر دو بدھنیاں دودھ کی بھر کر رکھیں۔ کلاوے اور پھولوں کے سہرے اُن کے گلے میں باندھے۔ دو پان کے بیڑے بدھنیوں کی ٹونٹی میں رکھے۔ اس کو جیکڑ کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ کی سلامتی کی بھری جاتی ہے۔ تو اب پچھلا پہرا ہوا۔ خاصے والیوں نے بڑے بڑے گلگلے۔ کھنکڑیاں تل تلا۔ اللہ میاں کا رحم کچے چاول میں کھانڈ ملا بڑے بڑے پیڑے بنا قابوں میں لگا۔ کشمیرنوں۔ کہاریوں کے

سر پر خوان رکھوا جیگرڑ کے پاس لاکر چُن دیئے۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ پکوان سب کو بٹ گیا۔ رتجگہ ہو چکا۔ دربار کی تیاری ہونے لگی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی۔ دہائیں۔ بادشاہ حمام میں گئے حمام کر کے پوشاک بدلی۔ اور توشے خانے۔ جواہر خانے والیاں پوشاک اور جواہر لیکر حاضر ہوئیں۔ تاشا باجا۔ روشن چوکی۔ نوبت خانے والیاں مبارک باد کا باجہ بجانے لگیں۔ دیکھو! نیچے قبا۔ اوپر چار قب پہنا سر پہ دستار۔ دستار پر گوشوارہ۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ تاج شاہی رکھا۔ بڑے بڑے موتیوں کا طُرّہ لٹکایا گلے میں موتیوں کا کنٹھا اور ایک موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس میں ایک ایک دانہ زُمرّد کا اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانوں کے بعد یاقوت کی ہڑیں لگی ہوئی ہیں۔ بیچ میں یاقوت کی بڑی تختی ہے۔ دوسری موتی مالا نرے موتیوں کی۔ زمرد کی ہڑیں۔ بیچ میں یاقوت کی بڑی تختی پہن کر پھر ہیروں کا ہار پہنا۔ بازوؤں پہ ہیروں کے بجنج بند اور نورتن باندھے ہاتھوں میں سمرنیں دائیں میں چار بائیں میں تین پہنیں۔ دو سمرنیں دُو دُو موتیوں کی۔ دو ایک ایک موتیوں کی لڑی کی۔ دو زمرد کی ہیں ساتویں سمرن میں چار بہت بڑے بڑے موتی۔ اور دو زمرد کے بڑے دانے بیچ میں ایک لعل ہے یہ سمرن دائیں ہاتھ میں پہنی۔ اب پوشاک

اور جواہر پہن چکے اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو۔

صحنک

خُشکہ اُبل رہا ہے۔ دہی کھانڈ آیا۔ کورے کورے کونڈوں میں خشکہ نکال۔ دہی کھانڈ اُس پر ڈال۔ ایک پردے کے مکان میں جہاں مرد کا نام بھی نہیں۔ ستھرا سا بہت اُجلا دسترخوان بچھا۔ دہی خشکے کے کونڈے۔ چونے کی طشتریاں۔ چوڑیوں کے جوڑے۔ مِسّی اور مہدی کی پڑیاں لال کاغذ اور کلاوے سے بندھی ہوئیں عطر کی شیشیاں۔ لال لال اوڑھنیاں ٹھپّے لگی ہوئیں۔ سوا سوا روپیہ چراغی کا۔ سات ترکاریاں دسترخوان پر چُن دیں۔ بیوی زنیں آئیں۔ پہلے نیاز دی۔ ایک چھنگلی میں مہدی لگائی۔ لال اوڑھنیاں اوڑھیں صحنک کھانے بیٹھیں۔ پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی یہ پارسائی کا امتحان ہے۔ جو پارسا ہوتی ہیں اُن کا مُنہ چونے سے نہیں پھٹتا۔ لو اب صحنک کھانی شروع کی۔ ایلو! وہ پھر دہی کھانڈ خشکے پر ڈالا۔ اب صحنک دوہرا رہی ہیں۔ لو صاحب وہ سب کونڈے صاف کر دئے دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اُٹھا کر کھا گئیں چلمچی میں ہاتھ دھوئے کلّی کی۔ چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے ڈال دیا کہ پاؤں تلے

نہ آئے۔ مستی ملی۔ عطر لگایا۔ چوڑیوں کے جوڑے چراغی کے روپے لے لے کر رخصت ہوئیں۔ لو! صحنک ہو چکی دربار کی سیر دیکھو۔

جشن کا دربار

دیکھو! سب امیر اُمرا نقار خانے کے دروازے پر سے اُتر کر پیدل دیوان عام میں چلے آتے ہیں۔ یہ پہلی آداب گاہ ہے دیوان عام میں جالی کے دروازے میں دیکھنا کیسی موٹی سی لوہے کی زنجیر اڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہیں جا سکتا سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہیں یہ دوسری آداب گاہ ہے۔ ایلو! دیوان خاص کے دروازے پر کیا بڑا سا پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے۔ مردھے پیادے۔ دربان سپاہی۔ قلار ہاتھوں میں لال لال لکڑیاں لئے کھڑے ہیں۔ جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن میں ڈال کھینچکر باہر نکال دیتے ہیں مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھ کر چلا آئے۔ ذرا دربار کی سیر دیکھیے۔

دیکھو! لال پردے کے پاس کھڑے ہوکر پہلے مجرا کرکے کہ یہ تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی اپنی جائے پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔

دیکھو! دیوان خاص میں فرش فروش کیا ہوا ہے۔ باناتی پردے کھنچے ہوئے ہیں۔ بیچوں بیچ میں سنگ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اس کے آگے دلدا بیش گیر[1] کھنچا ہوا ہے دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف تین تین در کیسے خوشنما محرابوں کے ہیں گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں اوپر بنگلے نما گول چھت۔ محراب دار۔ اُس پر سونے کی کلسیاں سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی تسبیح مُنہ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں سر سے پاؤں تک سونے میں لپا ہوا جگمگا رہا ہے بیچ میں رومی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے دو خواص ہما کے مورچھل لئے اہلو پہلو میں کھڑے ہیں پیچھے ایک جانماز بچھی ہے۔

معتبر الدولہ اعتبار الملک بہادر وزیر۔ عمدۃ الحکما رحاذق زمان

---

[1] ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے ۱۲

احترام الدولہ بہادر شمس الدولہ بہادر۔ معین الدولہ بہادر۔ سیف الدولہ بہادر انیس الدولہ بہادر۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر۔ غیاث الدولہ بہادر ستمان زمان۔ نجم الدولہ بہادر۔ وقار الدولہ بہادر۔ مصلح الدولہ بہادر۔ عمار الدولہ بہادر۔ مؤنس الدولہ بہادر۔ سرفراز الدولہ بہادر میر عدل بہادر۔ میر منشی دار الانشار سلطانی۔ میر تورک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونو ہاتھ جر یب پر رکھے دائیں بائیں کھڑے ہیں۔ مردہے۔ نقیب۔ چوبدار۔ عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہیں۔

دیوان خاص کے صحن میں ایک طرف خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولا بخش خورشید گنج۔ چاند مورت وغیرہ رنگے ہوئے ماتھوں پر فولاد کی ڈھالیں۔ سونے کے پھولوں کی۔ کانوں میں ریشم اور کلابتون کے گچھے اور لڑیاں کارچوبی جھولیں پڑی ہوئیں۔ ایک طرف ماہی مراتب۔ چتر۔ نشان۔ روشن چوکی والے۔ جھنڈیوں والے۔ ڈھلیت جمے کھڑے ہیں۔ حبشی۔ قلماق۔ چاندی کے شیر دہان سونٹے۔ خاص بردار بندوقیں لئے ہوئے کٹہرے کے نیچے کھڑے ہیں۔

دیوان عام کے میدان میں ساری پلٹنیں کھڑی ہیں احتشام

توپ خانے کی توپیں لگی ہوئی ہیں ایلو! وہ جسولنی نے اندر سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبداروں نے جواب دیا۔ اللہ رسول خبردار ہے او ہو!!! بادشاہ برآمد ہوئے نقیب چوبدار پکارے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ رسول کی امان۔ دوست شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائیں رد۔ کہاروں نے جھٹ ہوادار کہاریوں سے لے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اُتر کر نماز کی دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھیں دعا مانگی پھر ہوادار میں سوار ہوئے۔ کہاروں نے ہوادار تخت طاؤس کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا۔ جھنڈیاں ہلیں۔ دنادن توپیں چلنے لگیں۔ سب فوج نے سلامی اتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت مہین پور خلافت ولیعہد بہادر بائیں طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ والا تبار قرۂ باصرۂ خلافت غرۂ ناصیۂ سلطنت۔ دائیں طرف تخت کے برابر امیر امرا کے آگے کھڑے ہوئے۔ دیکھو! پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے۔ مجرا کیا نقیب پکارا۔ جہاں پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت! مجرا کر کے بادشاہ کو جا کر نذر دی۔ بادشاہ نے

نذر لے کر نذر نثار کو دیدی۔ پھر اُلٹے پاؤں آداب گاہ پر آئے مجرا کر۔ خلعت پہنا۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا۔ موتی۔ مالا۔ سپر تلوار گلے میں ڈالی۔ اُسی طرح آداب گاہ پر اُلٹے پاؤں آکر مجرا کیا۔ خلعت کی نذر دی پھر اُلٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ۔ مجرا کر کھڑے ہو گئے۔

دیکھو! اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر اُمرا اپنے اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہیں۔ جواہر خانے میں سے خلعت پہن پہن کر آتے ہیں۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادوں کے سر پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ اور معزز امیروں کے سر پر گوشوارہ باندھ دیتے ہیں۔ آداب مجرے ہو رہے ہیں۔ نقیب چوبدار پکار رہے ہیں۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہاں پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! ظل الٰہی بادشاہ سلامت!۔

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا۔ فاتحہ کو ہاتھ اُٹھایا۔ عرض بیگی پکارا دربار برخاست کہاروں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ خاصی ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لے لیا۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے چالیس دن

تک روز دربار اور خلعت اور نذریں ہوں گی اور انعام اکرام سب کارخانوں کے داروغاؤں اور آدمیوں کو حیثیت کے موافق ملیں گے اب محل کا دربار دیکھو!

محل کا دربار

دیکھو! یہ چاندی کا تخت گرد کٹھرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں نیچے پایوں میں کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہیں۔ اوپر کرکری تاش کا تخت پوش پڑا ہوا داہنی طرف ملکۂ دوران اپنی مسند پر سر سے پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی ہوئیں ناک میں نتھ جس میں چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہیں پہنے بیٹھی ہیں۔ ان کے برابر اور بیویاں اپنی اپنی سوزنیوں پر گہنا پاتا۔ ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں بائیں طرف شاہزادیاں بناؤ سنگار کئے سر سے پاؤں تک گہنے میں لدی ہوئی بیٹھی ہیں۔ سامنے حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں اردا بیگنیاں۔ جسولنیاں۔ خواجہ سرائے جریبیں پکڑے مؤدب کھڑے ہیں۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے جسولنی نے آواز

دی۔" خبردار ہو! سب بیگماتیں سرو قد کھڑی ہو گئیں مجرا کیا۔ تخت پر سے تخت پوش خوجوں نے اٹھایا۔ کہاریوں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ تخت پر بیٹھے۔ خواجہ سرا ئے مورچھل لے کر تخت کے برابر کھڑے ہو گئے۔ پہلے ملکہ دوران نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ نذر دی پھر مجرا کر کے بیٹھ گئیں۔ اب اور بیویوں اور شاہزادیوں نے اسی طرح اپنے اپنے رتبے سے نذریں دیں۔ بادشاہ نے سب کو بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے دئے سب نے کھڑے ہو ہو کر دوپٹے لئے۔ مجرا کیا۔ نذریں دیں۔ اب ناچ گانا شروع ہوا۔ ایلو! ناچنے والی تو اندر بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے اور سازندے سرا نچے کے پیچھے کھڑے طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے ہیں تان رس خاں آئے دو چار تانیں اُن کی سُنیں۔ لو اب خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دربار برخواست ہوا۔ ناچ گانا موقوف ہوا۔ بادشاہ نے خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا۔ تیسرے پہر سب اسی طرح اکٹھے ہو گئے بادشاہ مسند پر آ کے بیٹھے۔ مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابیں مٹھائی کی ایک چاندی کی کشتی میں بڑا سا کلاوہ۔ پان کے بیڑے ہری دُوب مصری کے کوزے۔ چاندی کا چھلا رکھا ہوا۔

اوپر کمخابی کشتی پوش کلابتونی جھالر کا پڑا ہوا آیا۔ جسولنی نے عرض کیا۔ "حضرت صاحب تشریف لائے"۔ بادشاہ سروقد تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ مسند پر بٹھایا حضرت صاحب نے پہلی ایک قاب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی۔ تیسری پر حضرت فاطمہؓ کی۔ چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؓ کی۔ پانچویں پر بڑبڑ بیڑوں کی۔ چھٹی پر بابر بادشاہ کی۔ ساتویں پر اوتوں کی۔ آٹھویں پر پریوں کی نیاز دی۔ حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا سوائے بیوی زنون کے۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے اُن کی اولاد کے اور پریوں کی نیاز کا سوائے پارسا عورتوں کے اور کسی کو نہیں ملتا۔ اور باقی سب کی نیازوں کا سب کو تقسیم ہو جاتا ہے۔

دیکھو! حضرت صاحب نے کشتی میں سے کلاوہ نکالا پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہہ کر ایک گرہ اُس میں لگائی۔ دوسری گرہ میں پان کا بیڑا باندھا۔ تیسری میں ہری دُوب مصری کی ڈلی چوتھی میں چاندی کا چھلّا باندھا پانچویں گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اُس کلاوے میں لگائی۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ مبارک باد دی۔ ایک سال یہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے۔

سالگرہ کے شادیانے بجنے لگے اب مہینہ بھر تک دربار۔ نذریں خلعت۔ انعام۔ ناچ رنگ۔ مہانداری اسی طرح ہوگی۔ نوروز کی رسمیں دیکھو۔!

نوروز

نیا سال شروع ہوتا ہے۔ نجومی پنڈت جو رنگ سال کا بتاتے ہیں۔ دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتوں اور شاہزادیوں کی تیار ہو رہی ہے۔ بانس کی کھپچیوں کی کھانچیاں اُن میں سات سات مٹی کی طشتریاں کھوڈل بھری ہوئی۔ سات رنگ کی مٹھائیوں سے بھری ہوئی۔ اوپر نوروزی رنگ کے کسنے لسبے کے چھپے ہوئے کسے ہوئے۔ نوروزی رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے۔ کشتیوں میں رکھے ہوئے اُسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے۔ کہاریوں کے سر پہ جھولنیاں لئے ہوئے بانٹتی پھرتی ہیں لو دربار آراستہ ہوا۔ بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے۔ دیکھو! سب شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امراء۔ نواب راجہ نوروزی رنگ کی پگڑی دوپٹے باندھے ہوئے دائیں بائیں کھڑے ہیں نذریں

ہونے لگیں۔ سلطان الشعرا اور شاعروں نے مبارک باد کے قصیدے پڑھے۔ خلعت مرحمت ہوئے۔ دربار برخاست ہوا دستر خوان چنا گیا۔ دیکھو! نوروزی رنگ کا دستر خوان۔ اور ویسے ہی خوانوں کے خوان پوشش اور کسنے ہیں۔ سات رنگ کے پلاؤ مٹھائیاں۔ سالن۔ ترکاریاں۔ میوے۔ اور سب چیزیں سات سات طرح کی ہیں۔ اور سات ترکاریاں ملی ہوئی بھی پکی ہیں اس کو نورتن کہتے ہیں۔

ایلو! جو کی روٹی ساگ کی بھجیہ اور ستو بھی ہیں۔ خاصے کی داروغہ نے عرض کیا۔ جہاں پناہ! دستر خوان تیار ہے" بادشاہ آئے۔ حضرت علی رض کے دستر خوان پر نیاز دی کہ یہ اونکی خلافت کا دن ہے اور یہ دستر خوان بھی حضرت علی کا کہلاتا ہے بادشاہ نے ذرا ذرا سا اُس میں سے پہلے آپ چکھا۔ پھر ولیعہد اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا۔ سب نے مجرا کرکے لے لیا۔ لو اب دیوان خاص میں زنانہ ہو گیا سب بیگماتیں آئیں۔ بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ سے تبرک اُن کو دیا۔ بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں باقی تبرک سب کو بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو سب بیگماتیں اور شاہزادے

جمع ہوئے۔ دیکھو! اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا۔ پھر ہاتھوں میں چاندی سونا لے کر اُچھالا۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہے چار گھڑی دن رہے سلاطین بھائی بند سبزوار مرغیوں کے انڈے نیش دار۔ مشک، زعفران پان میں رنگ رنگا۔ دیوان خاص میں آئے بادشاہ برآمد ہوئے۔ مسند پر بیٹھے۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے سامنے ہو بیٹھے۔ دیکھو! اب انڈے لڑتے ہیں۔ ایک نے ایک انڈا ہاتھ میں لے کر نیچے رکھا۔ سارا انگلیوں میں اُسے چھپا لیا فقط اُس کا نیش کھُلا رکھا۔ دوسرا اوپر سے دوسرے انڈے سے اُس پر چوٹیں لگانے لگا۔ ایلو! دونوں میں سے کسی کا انڈا ٹوٹ گیا۔ جس نے توڑا ہے اُس کے ساتھ والوں نے غل مچایا ہے؟ وہ توڑا"۔ بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ محل میں داخل ہوئے۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نوروز ہو چکا اب محرم کی رسمیں دیکھو۔

محرم

محرم کا چاند دکھائی دیا۔ ماتم کے باجے بجنے لگے سبیلیں رکھی گئیں بادشاہ حضرت امام حسن حسینؑ کے فقیر بنے۔ سبز کپڑے پہنے گلے

میں سبز کفنی جھولی ڈالی۔ جھولی میں الائچی دانے۔ سونف۔ خشخاش بھری۔ درگاہ میں جا کر سلام کیا۔ نیاز دی۔ دس دن تک صبح کو کھانا شام کو شربت فقیروں کو بٹے گا۔ چھٹی تاریخ ہوئی۔ آج بادشاہ لنگر میں کھنچیں گے۔

دیکھو! چاندی کے دو پنجے بنے ہوئے دو لکڑیوں پر لگے ہوئے۔ لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے۔ ان کو شدّے کہتے ہیں۔ بادشاہ کے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔ ایک چاندی کی زنجیر کمر میں پڑی ہوئی ہے۔ دو سیّدوں نے آ کر زنجیر پکڑ دو چار قدم بادشاہ کو کھینچا۔ ایلو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے میں ڈال دی دونوں شدّے سیّد لے گئے۔ ساتویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! ابرک کے کنول ان میں شمعیں روشن۔ بانس کی کھپچیوں کی ٹٹیاں لال کاغذ سے منڈھی ہوئیں۔ اُن پر لال لال کنول بیچ میں دو غدغے روشن ہیں مہدی اور مالیدے کے خوان۔ بڑی بڑی طوغیں جلتی ہوئیں ساتھ ساتھ ہیں۔ آگے آگے تاشے باجے۔ روشن چوکی والیاں پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتیں۔ حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ خوجے وغیرہ سب چلے جاتے ہیں۔ لو مہدی امام باڑے میں پہنچی آرائش سب لٹ گئی۔ مہدی مالیدہ۔ طوغیں

درگاہ میں چڑھا دیں۔ آٹھویں تاریخ ہوئی۔ ایلو! آج بادشاہ حضرت عباس رضؓ کے سقّے بنے لال کھاروے کی ایک لُنگی بندھی ہوئی۔ شربت کی بھری ہوئی ایک مشک کندھے پر رکھے ہوئے معصوموں کو شربت پلا رہے ہیں۔ لو شربت پلا چکے مالیدے پر نیاز دی سب کو بٹوا دیا۔

آج دسویں تاریخ عشرے کا دن ہے۔ مٹی کے آبخورے لمبے گلے کے بیچ میں سے تِتلے کورے آئے۔ ان کو کوزنیان کہتے ہیں۔ دودھ اور شربت ان میں بھر اگیا۔ لال لال کلاوے ان کے گلوں میں باندھے۔ تازے تر حلوے کے کونڈے بھر کر رکھے گئے۔ نیاز ہوئی۔ دیکھو! چھوٹے چھوٹے بچے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ایک ایک دودھ ایک ایک شربت کے کوزے پی۔ حلوا چٹ کر۔ پیسے کوڑیوں کی جھولیاں بھر کیسے اُچھلتے کودتے کلانچیں مارتے چلے جاتے ہیں۔ ظہر کا وقت ہوا بادشاہ برآمد ہوئے۔ موتی مسجد میں عاشورے کی نماز پڑھی دیوان خاص میں حاضری کی تیاری ہوئی۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا۔ اُس پر شیرمالیں چنی گئیں۔ شیرمالوں پر کباب۔ پنیر۔ پودینہ ادرک مُولیاں کتر کے رکھیں۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ ذرا سا

شیرمال۔ کباب۔ پنیر۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھتا۔ پھر ایک ایک شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ باقی سب کو بٹ گئیں۔ ایلو وہ جامع مسجد سے تبرکات نالکی میں رکھے ہوئے۔ آگے آگے سپاہیوں کے تمن باجا بجتا ہوا آئے۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے تبرکات نالکی میں سے نکال کر چوکی پر رکھے گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھوں سے لگائیں۔ حضرت علی رضہ کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا۔ حضرت امام حسن حسینؑ کی خاکِ شفا رکو آنکھوں سے لگایا۔ پھر حضرت صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو میں غسل دیا۔ نواب زنانہ ہوا۔ بیگماتیں آئیں)۔ تبرکات کی زیارت کی بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں۔ تبرکات اُسی طرح نالکی میں باجے گاجے سے جامع مسجد گئے۔ شام کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی۔ دیکھو! گوٹا بٹ رہا ہے۔ پُن ڈلیاں الائچیاں جوز چھالیا کترے کے بھنے ہوئے خربوزوں کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اُس میں ملا کے گوٹا بنایا۔ شیشے اور کاغذ کی پڑیوں اور کارچوبی بٹوؤں اور چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں

رکھ اُن پر مہین مہین رنگین کھو پرے سے گے پھول بنا آپس میں بٹ رہا ہے۔ اکثر سلاطین قلعہ میں تعزیہ داری کرتے تھے۔ فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی نشانچی کوئی نقیب بنتا تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجہ تعزیوں کے آگے بجاتا تھا۔ کوئی مرثیے پڑھتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو درگاہ میں سے چار چار طشتریاں بُن پھکنی ڈلیاں بھُنے ہوئے خربوزے کے بیج اور دھنیئے کی ملا کرتی تھیں۔ بڑی دھوم سے عَلَم اُٹھاتے تھے۔ محرم ہو چکا آخری چہارشنبہ آیا۔

آخری چہارشنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہیں۔ اس مہینے کی تیرہوں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! چنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال کے۔ اور گیہوں کی پھیکی گھنگنیاں اُبال کے اوپر خشخاش اور کھانڈ ڈال کے قابوں میں نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دیں۔ اسی مہینے کے آخری بدھ کو بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو! جواہر خانے کا داروغہ سونے کے چھلّے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا۔ چار

چھلے اُن میں سے دو سونے کے دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے دو ولیعہد کو۔ ایک ایک اور شاہزادوں کو اپنے ہاتھ سے دیئے باقی اور امیر امراؤں کو تقسیم ہو گئے۔ سب نے مجرا کیا۔ نذریں دیں دربار برخاست ہوا۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آئے۔ وہ چاروں چھلے جو آپ پہنے تھے۔ ملکہ زمانی کو دیئے۔ تیسرا پہر ہوا۔ دیکھو! کوری کوری ٹھلیاں آئیں۔ پہلے ایک ٹھلیا میں تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے میں لپیٹ کر اُس میں ڈالی۔ بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر پر سے پیچھے پھینک دی۔ اوہو ہو!!! وہ پڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی اشرفی حلال خوری اٹھا لے گئی۔ ایلو! اب تھوڑا سا پھونس لا کر جلایا۔ بادشاہ نے اُس کو لانگا۔ لو اب بیگماتوں اور شاہزادوں کو تقسیم ہونے لگیں۔ کسی ٹھلیا میں پانچ۔ کسی میں چار کسی میں دو روپے۔ کسی میں ایک ہی روپیہ ڈال۔ کہاریوں کے سر پر رکھوا۔ جسولنیوں کو ساتھ کر سب کے ہاں بھیج دیں سب نے ان کو انعام دیا۔ اور ٹھلیاں لے کر اُسی طرح کھڑے ہو کر توڑ دیں۔ جو کچھ ٹھلیوں میں تھا وہ حلال خوریاں اُٹھا لے گئیں۔

تیسرے پہر سبزہ رونا نے باغ میں گئے۔ آخری چہار شنبہ کی عیدیاں شاہزادوں کے اُستاد سنہری روپہلی پھول دار

کاغذ پر لکھ کر لاتے شاہزادوں کو عیدیاں اور چھٹی دے۔ عیدیوں کے روپے لے۔ رخصت ہوئے۔

عیدی آخری چہارشنبہ

آخری چارشنبہ ماہ صفر | جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی | غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینہ کہتے ہیں۔ پہلی تاریخ اسی مہینے کی ہوئی۔ موتی محل میں فرش فروش ہوا۔ بیچ میں بادشاہ کی مسند لگی۔ تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ دائیں بائیں مشائخ لوگ۔ سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ایلو امشائخوں میں سے کسی کو حالت آئی۔ دیکھو! کیا پٹخنیاں کھا رہا ہے۔ اوہو! وہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہیں زور زور سے ڈھولکی پیٹتے جاتے ہیں۔ لو حال کھیل چکے۔

ہوش میں آ گئے۔ چپکے ہو کر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے گانا موقوف ہوا۔ الائچی دانوں کے خوان آئے۔ ختم ہوا الائچی دانے تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آ گئے۔ سب لوگ رخصت ہو گئے۔ اب بارہ دن تک روز اسی طرح مجلس اور صبح شام کھانا مشائخوں اور ملنگوں کو ملے گا۔ بارہویں تاریخ ہوئی دیکھو! محل اور مہتاب باغ کی درگاہ میں ٹھاٹھر بندی ہو رہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے۔ اُن میں دغدغے رکھے گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ محل کی درگاہ میں آئے۔ ختم ہوا۔ مٹھائی بٹی۔ پھر مہتاب باغ کی درگاہ میں آئے۔ مشائخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہاں مُنوں کے قہوہ پر ختم ہو رہا ہے۔ دیکھو! وہ قہوہ کی پیالیاں بٹ رہی ہیں۔

عُرس

اسی مہینے کی چودھویں تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ کا عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب میں آئے اور شہر کی خلقت بھی جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ گلاب صندل پھول ملا کر چمچے سے قبر پر ڈالا۔ ستر روپے نذر اور بیس روپے کا

شامیانہ دس روپے کا قبر پوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادموں اور مشائخوں کے کھانا پکوانے کو دئے۔ ایلو! وہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادوں کے سر پر ہے منہدی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں۔ درگاہ میں آکر گلاب کے شیشے اور منہدی چڑھا دی۔ غلاف قبر پر ڈالا۔ ختم ہوا۔ بادشاہ نے محل میں آکر خاعدہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم میں شامل ہو سب وہاں سے رخصت ہوئے

گیارہویں حضرت غوث الاعظمؒ

ربیع الثانی کے مہینے کو میران جی کہتے ہیں۔ اس مہینے کی گیارہویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن میں آتشبازی گڑی۔ انار۔ پھلجڑی۔ مہتاب۔ جائی جوئی۔ ہت پھول۔ چھچھوندر۔ چکر۔ گنج۔ پٹاخے چرخیاں۔ ہوائیاں۔ زمینی گولے۔ آسمانی گولے۔ خدنگ۔ چندر گوٹھی۔ پنکھیاں۔ سانپ درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ ایک بانس کی پھچیوں کا بنگلہ سا بنا ہوا۔ اوپر پنی۔ ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو منہدی کہتے ہیں دیوان خاص میں رکھی گئی۔ دسترخوان

بچھا سب طرح کا کھانا چُنا گیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے منہدی روشن کی۔ پھر دسترخوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترہویں

اسی مہینے کی سترہویں تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کا عُرس ہوتا ہے۔ دیکھو رات کو درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخوں کو حال آنے لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ میں فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیاں اور بتیس روپے درگاہ میں نظر چڑھائی۔ دو سو روپے عُرس کے مصارف کے خادموں کو دئیے۔ ختم میں شامل ہوئے تبرک کی ہنڈیاں اور پھینٹے[1] خادم لائے بادشاہ نے ایک اشرفی تبرک کی اُن کو دی پھر سوار ہو گئے۔ دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ میں نذریں چڑھنے لگیں خادموں کی گوڑی ہونے لگی۔ اپنی اپنی اسامیاں

---

[1] عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک۔ دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ لیتے ہیں

١٥٠٨٤

تاک تاک کے دو دو تبرک کی ہنڈیاں۔ کھیلیں بتاشے شکر پارے اُن میں بھرے ہوئے۔ آٹے سے ان کے منہ لپے ہوئے۔ خادم اُنکو دیتے ہیں۔ اور گرہ گرہ بھر کے دہو تر کے سبز اور سفید چھینٹے اُن کے سر سے باندھ دیتے ہیں۔ بہت سی خاطر مدارات کر کے اُن سے کہتے ہیں" ہم آپ کے دعاگو قدیم ہیں۔ رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ شریف میں دعائیں مانگتے ہیں" اپنا معمول اُن سے لے لیتے ہیں۔ اب درگاہ شریف میں ناچ ہونے لگا۔ دیکھو! کوئی ناچ دیکھ رہا ہے کوئی باؤلی میں سیڑھیوں پر بیٹھا نہار رہا ہے کوئی چت کوئی پٹ تیر رہا ہے۔ کوئی دھما دھم اوپر سے کود رہا ہے۔ لوگ باؤلی میں کوڑیاں پیسے پھینک رہے ہیں۔ لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہیں۔ سودے والے پکار رہے ہیں۔ تازی گرما گرم کچوریاں ہیں۔ برفی ہے تازی دودھ کی۔ مکھن ہے ملائی سے میٹھا کونڈے ملائی کی برف کے۔ کسیرو ہیں میوے۔ گھلے فالسے ہیں شربت کو۔ ڈالی ڈالی کا کھلا ہی پڑ ندی ہے۔ سیاہ لچھے ہیں ہاتھوں کے کھلونے ہیں بالے بھولوں کے"۔ کوئی مقراضی حلوا لئے بیٹھا ہے کوئی کباب لونگ چڑے کھلے شیرمال۔ باقرخانی۔ خمیری روٹی۔ نہاری بیچ رہا ہے۔ نگڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہیں پنواڑی گلوریاں بنا رہے

ہیں۔ کٹورے چھنک رہے ہیں۔ فالودے والے فالودہ۔ پن بھتا۔ تخمِ ریحان۔ اولے۔ گلاب پاشش۔ کٹورے چمچے لئے بیٹھے ہیں۔ لو! دوپہر ہوئی۔ اب میلہ ہمایوں کے مقبرے میں آیا۔ دیکھو تو کوئی بھول بھلیوں میں بھولا بھولا کیسا ہکا بکا پھر رہا ہے۔ کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں لیٹا آرام لے رہا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے بگلا۔ کل چڑا دو پلکا۔ دو پنّا۔ کل دُمہ۔ کانڑا۔ کنکوا اڑا رہا ہے۔ کل سری۔ لل دُمی۔ کلیجہ جلی۔ دو بازیہ پریوں دار۔ الفن تکلیں بڑھ رہی ہیں ایک دوسرے کی دھیری پکار رہا ہے۔ جو کوئی ہم سے نہ لڑا ئے اُس کی دھیری ہے۔ لو پینچ لڑ گئے۔ ڈھیلیں چلنے لگیں۔ وہ کسی کا کٹ گیا۔ آہا!!! کیا غل مچا یا ہے۔ وہ کاٹا۔ جس بیچارے کا کٹ گیا۔ اُس کا مُنہ تو کیا فق فق ہو رہا ہے۔ کسی کا ہتے پہ سے اکھڑ گیا۔ کسی کا کنیا نے لگا۔ کسی کا چکرا رہا ہے۔ کسی کی دال چپو؎ ہو گئی۔ کوئی کھچم کر رہا ہے کوئی ٹھمکیاں دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی۔

آہاہا!!! دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آگے آگے سپاہیوں کے تمن ہیں۔ باجا بجتا آتا ہے۔ نقیب چوبدار پکارتے آتے ہیں۔ صاحب عالم پناہ سلامت عماری میں آپ بیٹھے ہیں۔ خواصی

۱؎ کنکوے کا نام ہے۔ [illegible] آپس میں [illegible] ۱۲

میں مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے۔ پیچھے سواروں کا رسالہ چلا آتا ہے۔ مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھا دیا۔ سب جلوس ٹھہر گیا سلامی اُتاری کہاروں نے نالکی لگا دی۔ نالکی میں سوار ہو ہو کر اندر آئے دو خواص مورچھل لے کر ادھر اُدھر آ گئے۔ اور سب ارد گرد ہو گئے۔ نقیب چوبدار آگے آگے "ہٹو بڑھو صاحب کرتے" چلے۔ مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اُتر کر اوپر آئے۔ یہاں پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے۔ سپاہیوں کا پہرہ لگا ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی۔ ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے۔ شام تک سب میلے کے لوگ چنبیت ہو گئے۔ اب دیکھو! پتوں اور چھلکوں کے ڈھیر، مکھیوں کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے۔ یا تو وہ گہما گہمی تھی۔ یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا۔ اب مقبرہ کیسا سائیں سائیں کرتا ہے دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے۔ لو صاحب سترہویں ہو چکی۔

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینہ کہتے ہیں۔ پہلی تاریخ ہوئی قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیاں کھڑی ہوئیں۔ دیکھو! شام کو چھیلب وار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی لئے دیوان خاص میں

آئے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدوں کے خوان آئے۔ چھیلے دار نے پھولوں کی بدّھی مدار صاحب کے سامنے رکھی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ سب کو بٹ گیا۔ بدّھی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو! کیا لمبا لہکا لہبر آیا۔ کرکری تاش کا پھریرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے۔ چھیلے دار کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ میں چڑھے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیاں

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینہ کہلاتا ہے۔ چودھویں تاریخ سے قطب صاحب میں دُور دُور کی خلقت آ کے جمع ہوئی۔ اجمیر شریف میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا بڑی دھوم سے عرُس ہوتا ہے یہاں سے اکٹھے ہو کر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہیں اُس کو میدنی کہتے ہیں۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ میں ختم ہوا۔ صبح کو سولھویں تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان تمامی کے پھریرے کا چڑھایا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری سے میدنی کو پہنچانے گئے۔ دیکھو! جو لوگ اجمیر شریف گئے

ہیں اُن کے گھروں میں رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہیں۔!

ایلو! اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے۔ کنبے والوں نے دہوئے ہوئے تل اور چاول، اور کھانڈ سینیوں میں لگا کر ان کو بھیجے اس کو چاب کہتے ہیں۔ تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبوں کے کونڈے کپڑوں کے جوڑے۔ خوان اور کشتیوں میں لگا کر اُنہوں نے وہاں کی سوغاتیں۔ درگاہ کا صندل۔ صندل کی کنگھیاں کنگھے۔ تسبیحاں۔ تھولی۔ جا مدانیاں۔ جے پور کے چادرے۔ انگوچھے۔ رومال۔ چندرمان۔ کلیاں۔ چلمنیں کٹوری عطر۔ سب کر دیا۔

رجب

اِس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مُردوں کی تبارک ہوتی ہے۔ دیکھو! گھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیاں اوپر سونف اور خشخاس لگا کے تنور سے پکوائیں سورہ تبارک جو قرآن شریف میں ہے۔ چالیس دفعہ پڑھوائی۔ ایک سُتھری چوکی پر دستر خوان بچھایا اُس پر روٹیاں رکھیں۔ کوری بدھنیوں

میں پانی بھر کر اور جوڑا۔ تسبیح۔ مسواک۔ جانماز کنگھی۔ جوتی کشتی میں لگا کے سامنے رکھا۔ اگر سوز میں لوبان روشن کیا۔ نیاز ہوئی بدھنیاں اور جوڑا اور چوتھائی۔ روٹیاں مسجدوں میں بھیجدیں۔ باقی سب کو تقسیم ہوگئیں اس کو تبارک کہتے ہیں۔ اسی مہینے میں حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہیں۔ دیکھو بڑے بڑے کونڈے مٹی کے آئے۔ پلاؤ۔ زردہ کھیر ان میں بھر کر نیاز دیکر لٹوا دئے۔

شب برات

اس مہینے کی چودھویں تاریخ شاہزادوں کے اُستاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیاں لکھ کر لائے۔ شاہزادوں کو دیں۔

عیدی

آمد شب برات جہاں پر چراغ شد ... بازار از شگفتن او صحن باغ شد
انار و پھلجھڑی و ہوائی و ماہتاب ... گلہائے بوستان ہمیں باغ باغ شد

اُستادوں کو عیدی کے اشرفی روپے ملے مکتبوں میں چھٹی ہوئی دیکھو! اب کوری کوری ٹھلیاں آبخورے آئے ایک بڑی سی چوکی پر دھو دُھلا کر پانی بھر کر رکھے گئے۔ شیرمالیں اور میٹھے کی

رکابیاں۔ قابیں آئیں۔ اگر سوز میں لوبان روشن ہوا۔ حضرت صلعم۔ حضرت امیر حمزہ۔ حضرت فاطمہ رضؓ بڑے سے بڑے بڑے۔ بابر بادشاہ اوت اور سب اپنے مُردوں کی جُدا جُدا قابوں۔ شیرمالوں۔ پانی کے آبخوروں پر۔ اور دودھ پیتے بچے جو مرے اُن کی دودھ کے آبخوروں پر نیاز ہوئی۔ حضرت فاطمہ رضؓ کی نیاز کا بیوی زنوں کو۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا خاص اُن کی اولاد کو۔ باقی ہمہ شما کو بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو آتشبازی شاہزادوں اور شاہزادیوں کو تقسیم ہوئی۔ دیکھو! رات کو بیٹوں کے ہاتھی سھوڈل بھرے ہوئے مٹی کے اُن کی سونڈ اور سر پر چراغ سبنے ہوئے بیٹیوں کی ہٹریاں بنگلے کی صورت کی مٹی کی بنی ہوئیں اوپر چراغ بنے ہوئے۔ روشن ہوئیں سب نے مبارک باد دی۔ تاشے باجے نوبت خانے۔ روشن چوکی والیاں باجا بجانے لگیں۔ بڑی خوشی ہوئی۔ آتشبازی چھٹنے لگی۔

لو اب بادشاہ امام باڑے میں آئے۔ دیکھو! اپنے ہاتھ سے روشنی کی۔ کنگنی کی کھیر پک کے آئی۔ ایک چمچے میں لے کر پہلے ذراسی آپ چکھی۔ پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ مجرا کر کے سب نے لے لیا۔ اپنی بیٹھک میں آئے خاصہ کھایا۔ آرام کیا۔

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شُتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی کے سبب سے جو اُنتیسویں کو یہاں چاند نہ دکھائی دیا۔ اور کہیں کسی گاؤں قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آ گیا تو سانڈنی سوار وہاں کے قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیوں کی گواہی لکھوا۔ مارا مار کر کے حضور میں آئے۔ چاند کی خبر پہنچائی۔ بادشاہ نے عالموں سے فتویٰ لے کر توپوں کا حکم دیا۔ گیارہ توپیں رمضان کے چاند کی چلیں جو اُنتیسویں کو کہیں چاند نہ دکھائی دیا تو تیسویں کی شام کو توپیں چلیں سب بیگماتیں حرمیں سرتین ناموسیں چپی والیاں گائنیں شاہزادے شاہزادیاں مبارک باد کو آئیں۔ تاشے باجے روشن چوکی نوبت بجانے والیاں مبارک بجانے لگیں۔ دیکھو بادشاہ کے ہاں سے پنیر کی چکتیاں۔ مصری کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے لو دو گھڑی رات آئی۔ وہ عشا کی اذان ہوئی۔ دیوان خاص میں نماز کی تیاری ہوئی۔ باریدار نے عرض کیا۔ کرامات! جماعت تیار ہے بادشاہ برآمد ہوئے۔ جماعت سے نماز پڑھی۔ ڈیڑھ سپارہ قرآن شریف کا

تراویحوں میں سُنا۔ پھر بیٹھک میں آئے کچھ بات چیت کی۔ ٹھنڈا نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیڑھ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر نقار خانے۔ اور جامع مسجد میں پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان چُنا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔ ٹھنڈا نوش فرمایا لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ چلی۔ کلی کی آب حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا روزے کی نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ درگاہ میں جا کر سلام کر۔ باہر ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری پھر کر آئی۔ محل میں لوگوں کی کچھ عرض و معروض سُنی۔ دوپہر کو سُکھ کیا۔ تیسرا پہر ہوا محل میں تندور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سنہری کرسی شیر کے سے پایوں کی۔ پشت پہ سنہری پھول پتے کٹے ہوئے مخمل کا گدیہ نرم نرم اس پر بچھا ہوا تندور کے سامنے لگی ہوئی ہے۔ بیگماتیں حرمیں شاہزادیاں اپنے ہاتھ سے بیسنی۔ روغنی میٹھی روٹیاں۔ کلچے۔ تندور میں لگا رہی ہیں۔ بادشاہ بیٹھے یہ دیکھ رہے ہیں۔ کسی کی روٹی اچھی لال لال اُتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی جل گئی۔ کسی کی تندور میں گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہ گئی

دیکھو ان پر کیا قہقہے لگ رہے ہیں۔ بیسیوں لوہے کے چولھے گرم ہیں پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں۔ اپنی اپنی بہاروں کی چیزیں آپ پکار رہی ہیں۔ دیکھو تپتی زمین۔ میتھی کا ساگ ہے۔ کہیں ہری مرچیں۔ مونیاں کے پھولوں کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیاں۔ بینگن کا دلمہ۔ کہیں کی نلاچی۔ بادشاہ پسند کریلے۔ بادشاہ پسند دال۔ کہیں بڑے۔ پھلکیاں۔ پوریاں شامی کباب تلے جاتے ہیں۔ کہیں سیخوں کے کباب حسینی کباب۔ تکون کے کباب۔ نان پاؤ کے ٹکڑے گاجر کا لچھا اور طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں روزے بہلا رہی ہیں۔ ایلو لوئی۔ وہ ایک روزہ خور سامنے آگئی۔ دیکھو اُس کا کیا لکھا ہو رہا ہے کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کے چور ہاتھ میں بیڑا منہ میں کیڑا۔ کوئی کہتی ہے روزے خوروں پر کیا تباہی پڑی۔ تو تی جوتی چٹی رزائی آخر یہاں تک اس کا ناک میں دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی۔

ایلو وہ کسی کا روزہ اُچھلا۔ ہیں اے بی یہ کیا ہوا؟

کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا۔ آپ ہی سارے برتن توڑ پھوڑ۔ پکتی ہنڈیاں چولھے پر سے پھینک پھانک آپ ہی منہ تھوتھائے۔ اٹوانی کھٹوانی لئے پڑی ہیں۔ مُنہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں۔ ایک آتی ہے سمجھاتی ہے دوسری آتی ہے مناتی ہے۔ بوا خدا کا روزہ رکھو۔ بندوں پر ظلم توڑو۔

ایسے روزے سے کیا فائدہ؟ کتے نے نہ فاقہ کیا تم نے کیا۔ ایک دفعہ ہی تیکھی ہو کر جھلا کے بولیں بس بی بس۔ اپنی زبان کو لگام دو۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی تم بڑی خدا ترس ہو۔ کھڑی جنت میں جاؤ گی تو اپنے واسطے ہم دوزخ کا کندہ بنیں گے تو اپنے واسطے۔ چلو بی چلو۔ اس چنڈال نی کے منہ نہ لگو۔ اس کے سر پر تو آج شیطان چڑھا ہے۔ تھو تھو۔ چھائیں پھوئیں۔ خدا ایسے کے پر چھاویں سے بچائے۔

دیکھو! انہوں نے کیسی لگائے محل میں پھولوں کے کنٹھے گوندھ رہی ہیں۔ سب فصل کے میوے ترکاریاں بیچ رہی ہیں ایک ایک پیسے کی چھپ ہر کے چار چار لے رہی ہیں۔ وہی بڑے فالودے پوریوں والیاں سر پر رکھے بیچتی پھرتی ہیں۔ لو عصر کا وقت ہوا۔ نمازیں پڑھ پڑھ کے روزے کشائی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ دیکھو! ایک طرف گلاس طشتریاں رکابیاں پیالے پیالیاں رنگ برنگ کی چینی کی۔ اور پیچھے سینیوں میں لگے ہوئے رکھے ہیں۔ ایک طرف کوری کوری جھجریاں اور صراحیاں نادی آبخورے اور پیالے۔ چھوٹے چھوٹے لٹکنوں پر رکھے ہیں۔ اوپر صافیاں پڑی ہوئی ہیں۔ سب ترکاریاں میوے

وغیرہ آکر رکھے گئے۔ سب کو چھیل بنا۔ کوئی سادی کسی میں نون مرچ لگا مونگ کی دال دھو ڈھلا۔ کچھ کچی۔ کچھ اُبلی۔ کچھ لال مرچوں کی۔ کچھ کالی مرچوں کی بنا ہو کر طشتریوں اور رکابیوں میں لگا دیں۔ رنگتروں کو چھیل کھانڈ ملا راحت جان بنا اور کیلے کے قتلے۔ چھوٹوں کا قیمہ کر کے کھانڈ ملا کر پیالوں میں رکھا۔ تلی ہوئی مونگ۔ چنے کی دال بیسن کی سویاں نکتیاں بھنے ہوئے پستے بادام نون مرچ لگے ہوئے۔ بادام پستوں کے نقل۔ چھوارے۔ کشمش وغیرہ طشتریوں میں رکھے۔ انگور انار فالسے۔ تخم ریحان فالودے۔ میوے کا شربت۔ لیموں کا آبشورہ بنا کر گلاسوں میں رکھا۔ دیکھو اب اپنے ہاں تحفہ کا سامان وغیرہ۔ اور روزہ کشائی آپس میں بٹ رہی ہے۔ بیبی نے تم کو بھیجی ہے۔ تم نے مجھ کو بھیجی۔

لو اب روزے کا وقت ہے کوئی نڈھال پڑی ہے کوئی کہتی ہے۔ اچھی پیاس کے مارے حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ کوئی کہتی ہے۔ ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے۔ روزے میں کتنی دیر ہے سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہیں۔ ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہیں۔ ہرکارونگی

ڈاک بیٹھی ہوئی ہے۔ ایلو وہ سورج غروب ہوگیا۔ مشرق سے سیاہی اُٹھی۔ روزے کا وقت ہوا بادشاہ نے توپ کا حکم دیا۔ ہرکاروں نے جھنڈیاں ہلائیں۔ وہ روزے کی توپ چلی۔ دہائیں۔ اذانیں ہونے لگیں اُس وقت کی خوشی دیکھو۔ کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہوگئیں پہلے ذرا سے آبِ زمزم یا ملّے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا پھر شربت کے گلاس ہاتھ میں لے چچوڑ سے شربت پیا۔ کسی نے پیاس کی بیتابی میں گلاس ہی مُنہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا۔ ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا۔ پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریاں کھائیں سارا رمضان اسی چہل پہل میں گذر گیا۔

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی۔ بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کہاروں نے ہوادار ہاتھی کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہوادار میں سوار ہو جامع مسجد میں آئے حوض کے پاس آکر ہوادار سے

اُترے آگے خاص بردار نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا ادب قاعدے سے اندر آئے۔ دیکھو! امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلّےٰ بائیں طرف ولیعہد کا۔ دائیں طرف اور شاہزادے اپنے اپنے مصلوں پر آکر بیٹھے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا۔ امام جی منبر پر کھڑے ہوئے۔ توشہ خانے کے داروغہ نے تلوار امام جی کے گلے میں ڈالی۔ قبضہ پر ہاتھ رکھ کر امام جی نے خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ جب خطبہ پڑھ چکے اور بادشاہوں کے نام لے چکے۔ جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا تو توشے خانے کے داروغہ کو حکم ہوا اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ مکبر پر تکبیر ہوئی۔ امام نے نیت باندھی سب نے امام کے ساتھ نیت باندھ لی۔ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔ دعا مانگی۔ سنتیں پڑھ کر بادشاہ آثار شریف میں آئے۔ زیارت کی۔ پھر سوار ہو کر قلعہ میں آئے۔ انتیسویں تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے۔ دیکھو سب کی آنکھیں آسمان پر لگی ہوئی ہیں اگر چاند دیکھ لیا یا کہیں سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی ہوئی۔ اُو ہو بھئی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے سامنے حوض پہ

پچیس تو ہیں عید کے چاند کی دھنا دھن چلیں۔ مبارک سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہیں تو پھر تیسویں کو یہ ہیں ہوتیں۔

عید الفطر

رات کو توپیں ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا۔ سواری کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمام کیا۔ پوشاک بدلی جواہر لگایا۔ خاصے والیوں نے جلدی سے دسترخوان بچھا۔ سوئیاں دودھ اولے بتاشے چھوارے خشکا کھیری مسور کی دال اُس پر لگادی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ ذرا ذرا سا چکھ کے کلی کی۔ باہر برآمد ہوئے۔ جسولنی نے خبرداری بولی۔ باہر تڑی ہوئی۔ سب جلوس قاعدے سے کھڑا ہو گیا۔ فوجدار خاں نے ہاتھی بٹھا دیا۔ کہاروں نے ہوادار نلووں کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہودے میں سوار ہو گئے۔ دیوان عام میں سواری آئی۔ احتشام توپ خانے کی توپوں کی اکیس آوازیں ہوئیں قلعہ کے دروازے پر پلٹنوں نے سلامی اتاری

اکیس توپیں چلیں عیدگاہ کے دروازہ پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا سلامی اُتاری توپیں سلامی کی چلنے لگیں۔ دروازے پر سے بادشاہ ہوادار میں اور ولیعہد نالکی میں اور سب پیدل عیدگاہ کے اندر آئے چبوترے پر سے اُتر کر خیمے میں اپنے مصلوں پہ بیٹھ رہے۔ تکبیر پہ تکبیر ہوئی۔ سب نمازیوں نے صفیں درست کیں۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی۔ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔ سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ ولیعہد شاہزادے اپنے مصلوں پہ بیٹھے رہے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کے گلے میں کلابتونی پرتلہ اور تلوار ڈالی امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھ کر خطبہ پڑھا۔ جب بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ دعا مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔ اب دھوپ چڑھ گئی تھی۔ بادشاہ نگدمبر میں سوار ہوئے دیوان خاص میں آئے تختِ طاؤس پہ بیٹھ کر دربار کیا۔ نذریں لیں۔ پھولوں کے طرّے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے محل میں داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پہ بیٹھ کے محل کی نذریں لیں خاصہ کھایا سکھ کیا۔

عید الاضحیٰ

ذی الحجہ کے مہینے کی دسویں تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے عیدگاہ میں آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو جو باتیں عید الفطر میں ہوئی تھیں وہی سب اس میں ہوئیں مگر یہ بات اس میں زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچوں بیچ میں ایک چبوترہ بنا ہوا ہے اس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہیں اردگرد بڑے بڑے سراچے کھچے ہوئے ہیں۔ ایک اونٹ بانات کی جھول پڑی ہوئی۔ سینہ پر چونے کا نشان کیا ہوا سونے میں جکڑا ہوا فراش پکڑے کھڑے ہیں۔ دیکھو اب اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اونٹ کے پاس آئے۔ فراشوں نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے بیچ میں تان لی۔ قورخانے کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ میں برچھی دی قاضی نے اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر چونے کے نشان پر اونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اُسے ذبح کیا۔ بادشاہ سوار ہو کر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے

ایلو یہاں ایک دُنبا مہدی میں رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی۔ خیمے میں آئے مسند پر بیٹھے۔ بائیں طرف ولیعہد دائیں طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے امیر امرا سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے خاصے والوں نے جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور دُنبے کی کلیجی کے کباب اور شیرمالیں اُس پر لگا دیں۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا اور ذرا سا کباب آپ مُنہ میں ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو جو حاضر تھے کباب اور شیرمالیں اپنے ہاتھ سے دیں۔ سب نے مجرا کر کے لے لیں۔ دربار برخاست ہوا خیمے میں زنانہ ہو گیا۔ بیگماتیں آئیں۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا تھوڑی دیر ٹھیر کے سوار ہوئے۔ دیوان خاص اور محل میں آ کے وہی عید کی طرح دربار کیا۔ نذریں لیں۔ قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے ہاں بھیجے گئے۔

سلونو

اس رسم کا ذکر یوں سُنا ہے کہ عزیز الدین عالمگیر ثانی بادشاہ سے اُن کے وزیر غازی الدین خاں کو دشمنی تھی۔ ایک [illegible] ایک ڈھکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور بڑا [illegible] کوٹلے میں [illegible] فقیر

صاحب کمال آئے ہیں۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ۔ اُس نے کہا بہت خوب۔ دوسرے دن پُرانے کوٹلے میں ایک موقع کا مکان تجویز کر دو آدمی خنجر لے کر وہاں چھپوان کھڑے کر دئیے اور بادشاہ سے جھوٹ موٹ آ کر عرض کیا۔ کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہیں۔ ہم آپ بادشاہ ہیں۔ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس چلے آئیں بادشاہ کو فقیروں سے بہت اعتقاد تھا۔ فرمایا ہم آپ چلتے ہیں جب کوٹلے میں پہنچے۔ وزیر نے عرض کیا جہاں پناہ! فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھ کر ناراض ہوں گے۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا سب یہیں ٹھیریں بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے۔ جاتے ہی اُن دونوں نابکاروں نے بادشاہ کے خنجریں بھونک دیں اور کام تمام کر کے لاش کو دریا کی طرف نیچے پھینک دیا۔ آپ وہاں سے چنپت ہے وزیر باہر آیا۔ لوگوں نے پوچھا حضور کہاں ہیں؟ کہا فقیر صاحب کے پاس بیٹھے ہیں۔ مجھ سے خوابگاہ میں سے ایک کاغذ منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہوں۔ تم سب یہیں کھڑے رہو میں ابھی اُلٹے پاؤں آتا ہوں۔ یہ فقرہ گھڑ کے یہ بھی وہاں سے سٹک گیا۔ ادھر دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی کہیں۔ اُس کی نگاہ پڑی کہ کسی کی لاش پڑی ہے پاس آ کر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو

ہمارے بادشاہ ہیں۔ ہے ہے کس ظالم نے یہ کام کیا؟ وہیں بیٹھ گئی جب بہت دیر ہوگئی تو یہ لوگ گھبرائے اور دراندر اندر گھس گئے وہاں دیکھیں تو بادشاہ نہ فقیر۔ ادھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے۔ نیچے جھک کر جو دیکھیں تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی نگہبانی کر رہی ہے۔ لاش کو اٹھا کر لائے۔ نہلا دھلا ہمایوں کے مقبرے میں دفن کیا۔ شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اس خیر خواہی پر کہ اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی۔ اُس کو اپنی بہن بنایا اور بہت سا کچھ اُس کو دیا۔ بہنوں کی طرح ساری رسمیں اُس سے برتتے رہے وہ بھی بھائی سمجھ کر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تہوار کو بہت سی مٹھائی تھالوں میں لے کر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ میں سچے موتیوں کی راکھی باندھتی تھی۔ بادشاہ اُس کو اشرفیاں اور روپے دیتے تھے۔ شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی۔

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا۔ دیکھو! پہلے ایک نیل کنٹھ بادشاہ کے سامنے اڑایا۔ اِلیو وہ بازخانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر

آیا بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا۔ لو دربار برخاست ہوا تیسرے پہر کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑوں کو مینہدی سے رنگ رنگا رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کر سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکوں کے نیچے لایا۔ بادشاہ نے گھوڑوں کا ملاحظہ کیا۔ داروغہ کو انعام دے کر رخصت کیا۔

دیوالی

لو آج پہلا دیا ہے۔ دیکھو محل میں سب کی آمد ورفت بند ہو گئی سقنیاں۔ دھوبنیں۔ مالنیں۔ کہاریاں۔ حلال خوریاں تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائیں گی۔ اور نہ کوئی ثابت ترکاریاں محل میں آنے پائیں گی۔ بینگن۔ مولی۔ کدو۔ گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی۔ اس لئے کہ کوئی جادو نکرے۔ تیسرے دیئے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی میں تلیں گے۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی۔ ایک طرف پلڑے میں بادشاہ بیٹھے۔ دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجوں کو بانٹ دیا۔ ایک بھینسا۔ کالا کمبل۔ کڑوا تیل۔ ست نجا۔ سونا۔ چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا۔ قلعہ کی برجوں کی روشنی کا حکم ہوا کھیلیں۔ بتاشے

کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ہٹڑیاں اور ہاتھی مٹی کے اور گنوں کی پھاندیاں نیبو۔ کہاریاں سر پر رکھے جھولنیاں ان کے ساتھ ساتھ گھر بگھر بانٹتی پھرتی ہیں۔ رات کو بیٹوں کے ہاتھی بیٹیوں کی ہٹڑیاں کھیلوں بتاشوں سے بھری گئیں۔ اُن کے آگے روشنی ہوئی۔ نوبت۔ روشن چوکی۔ اور باجہ بجنے لگا۔ چاروں کونوں میں ایک ایک گنا کھڑا کیا۔ نیبوؤں میں ڈورے ڈال کر اُن میں لٹکا دیئے صبح کو وہ گنّے اور نیبو حلال خوری کو دیدئے۔ رتھ بانہیلوں کو بنا سنوار۔ پاؤں میں مینہدی لگا رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کر سینگوں پر قلعی اور سنگوٹیاں ہاتھوں پر کارچوبی پٹے اور سنکھ۔ گلوں میں گھنگرو ادپر کارچوبی باناتی جھولیں پڑی ہوئیں۔ چھم چھم کرتے چلے آتے ہیں۔ بیلوں کو دکھا انعام اکرام لے اپنے کارخانوں میں آئے دوالی ہو چکی

ہولی

دیکھو! ہولی میں جتنے سانگ شہر میں بنے سب بادشاہ کے جھروکوں کے نیچے آئے۔ انعام لیکر رخصت ہوئے۔

جھروکوں کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکوں کے نیچے باغ ہے باغ کے نیچے

دریا بہتا ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہیں۔ بیچ بیچ میں کشتیاں چھوٹیں کشتیوں میں بھی خیمے پڑے۔ زنانے کا حکم ہوا۔ دور دور تک رہتی ہیں پہرے لگ گئے کہ غیر کی چھنگلی بھی نہ دکھائی دے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں نے دکانیں لگائیں۔ خضری دروازے سے اُتر کر شاہزادے اور شاہزادیاں۔ محل۔ نو محلے کے سلاطین اور اُن کی بیگماتیں خیموں میں آکر جمع ہوئیں۔ ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی دیکھنا کہاریاں کیا بے تکان ہوادار کندھوں پر لئے چلی آتی ہیں۔ ساتھ ساتھ خوجے مورچھل کرتے جھنڈا ہاتھ میں لئے اور حبشنیاں۔ ترکنیاں وغیرہ چلی آتی ہیں وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ ایلو سب کھڑے ہو گئے مجرا کیا۔ بادشاہ جہاں نما میں آکے بیٹھے۔ باغ لُوٹنے کا حکم دیا۔

آہا ہا! دیکھنا کیا سر پہ پاؤں رکھ کے دوڑیں جیسے ٹڈی دل اُمنڈ کر آتا ہے۔ دم بھر میں سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا۔ کسی نے نیبو کاغذیوں کی جھولیاں بھر لیں۔ کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے ایک ایک کو کھڑی کھینچتی ہے۔ اچھی بُوا اَیّو۔ یہ نگوڑی شیطان کی آنت نرٹ وائیو۔ بھلا اُس لٹس اور لوٹم لاٹ میں کون کسی کی سنتا ہے؟

کوئی آموں کے درختوں پر پتھریں مار رہی ہے۔ کوئی چاکو سروتوں سے بیٹھی گنّے کاٹ رہی ہے۔ لونڈیاں باندیاں جو ذرا

دل چلی تھیں۔ چھپ چھپ درختوں پر چڑھ گئیں توڑ توڑ کر وہیں بکر بکر کھانے لگیں۔

اہاہا! دیکھنا کوئی نوگد سے نیچے گر پڑی۔ کسی کے کانٹا۔ کسی کے کھڑ نیچ لگی۔ بھوں بھوں بیٹھی رو رہی ہیں۔ دُوری جھلسا لگے اس باغ کو مجھ سرمونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ مفت میں لہولہان ہو گئی۔ لو باغ لٹ چکا۔

دیکھو انیبو نارنگی انار کھٹوں وغیرہ کی جھولیاں بھرے۔ ہاتھوں میں گنے لیئے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہیں۔ کوئی بیچاری جو خالی ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے۔ خفیف خفیف اپنا سا مُنہ لیئے چلی آتی ہے۔ سب اُس کو چھیڑتی نکو بناتی چلی آتی ہیں۔ بس خفیف۔ دیکھو ہم یہ جھولیاں بھر بھر کر لائے۔ لو ہم سے لے لو۔ تم اپنے جی میں نہ کڑھو وہ کہتی ہیں۔ بوا تمہارا تم ہی کو مبارک رہے۔ بھاڑ میں پڑو۔ کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لیئے اپنا مُنہ ہاتھ کانٹوں سے نچواتی۔ اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کروں۔ ایسی کیا نعمت کی ماں کا کلیجا تھا۔ اہاہا! سچ کہتی ہو۔ تمہاری خفت ہماری سر آنکھوں پہ۔ اچھی یہ بتاؤ پھر تم گئیں کیوں تھیں؟ ایک ایک کا مُنہ تکنے۔ بوا تمہاری وہی لومڑی کی کہاوت ہے۔ انگور کے درخت کے نیچے آئی۔ خوشے

لٹکے ہوئے دیکھ کر بہت للچائی۔ بہت سی اُچھلی کودی۔ جب کچھ نہ ہاتھ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچے ہیں کون دانت کھٹے کرے۔

نواب خیموں میں آکر ناچ رنگ دیکھنے لگیں۔ ناؤں میں بیٹھکر دریا کی سیر کرنے لگیں۔ دریا کے کنارے آپس میں چھینٹم چھانٹا لڑنے لگیں دیکھو کسی کا پاؤں کیچڑ میں پھسل گیا۔ ساری لت پت ہو گئی۔ کوئی دلدل میں پھنس گئی۔ ان پہ کیسے قہقہے پڑ رہے ہیں۔ وہ کھسیانی اور رنکھی ہو ہو کر ایک ایک کو چیختی اور پکارتی ہیں۔ اے بی امکی! اے بی ڈھکی! اچھی ادہر آئیو۔ ذرا ہمیں اس کیچڑ میں سے نکالیو۔ کوئی تو جان بوجھ کر آنا کانی دیتی ہے۔ کوئی کہتی ہے بوا ٹپکی پڑے تمہارے ڈھنگوں پر اچھی کیچڑ میں کیوں جا پھنسیں۔ اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ! دلدل میں جا کودیں سچ مچ دریا کو دیکھکر آنکھیں پھٹ گئیں یا دیدے پتھرا گئے۔

غرض خوب سی بولیاں ٹھٹولیاں مار کر اُن کو نکالا۔ نواب، پنکھے کا وقت آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤں تک گلابی کپڑے پہنے جدہر دیکھو گلابی دکھائی دیتے ہیں دریا کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا سب سلاطینوں کے گلابی کپڑے گلابی پگڑیاں۔ کندھوں پہ بندوقیں گلے میں پرتلے۔ کمر میں تلواریں ہیں۔ کوئی صوبہ دار۔ جمعدار۔ دفعدار۔ نشان بردار۔ کوئی تاشے باجے والا۔ کوئی نقیب بنکر اپنی پلٹن جمائے

کھڑے ہیں اوہو! وہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ میں سے اُٹھ کر دہوم سے آیا۔ سلاطینوں کی پلٹن سلامی اُتار پنکھے کے آگے ہوئی اُس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیاں چلیں۔ اِن کے پیچھے ہوادارمیں بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیاں۔ سلاطینوں کی بیگماتیں۔ تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلیں درگاہ میں جا کے پنکھا چڑھا دیا۔

بادشا اپنی بیٹھک میں آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے۔

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اس کا نام ہے۔ بیچوں بیچ میں ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے۔ حوض میں جل محل ہے۔ شمال اور جنوب کو آمنے سامنے سہاون بھادوں دو مکان سر سے پاؤں تک سنگ مرمر کے ہیں۔ اُن کے بیچ میں چھوٹے چھوٹے حوض ہیں حوض میں پانی کی چادریں گرتی ہیں۔ چاروں طرف لال پتھر کی بڑی بڑی چار نہریں ہیں۔ اُن میں پانی جاری ہے۔ نہروں کے گرد لال پتھر کی

گلکاری کی کیاریاں۔ کیاریوں میں۔ گیندا۔ گل مہندی۔ گل نورنگ۔ شبّو۔ زنبق۔ گل طرہ۔ سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے موتیا۔ چنبیلی۔ جوئی۔ رائے بیل۔ گلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔ مولسری کے پھولوں سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بلبل چہک رہی ہے سبزہ لہک رہا ہے۔ دیکھو آم۔ شہد کوزہ۔ بتاشہ۔ بادشاہ پسند۔ محمد شاہی لڈو وغیرہ۔ اور انار۔ امرود۔ جامن۔ رنگترہ نارنگی۔ چکوترہ۔ کھٹا۔ نیبو۔ انجیر۔ شہتوت۔ بہدانہ۔ فالسہ۔ کھرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب۔ انگور۔ ناشپاتی۔ کمرک بیری۔ کٹھل۔ بڑھل۔ پاکھل۔ ککروندہ۔ وغیرہ کے درخت پھل پھولوں میں لدے ہوئے جھوم رہے ہیں۔ مینہہ کا جھمکا لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہیں۔ پپہیا پیہو پیہو کر رہا ہے کویل کوک رہی۔ ایلو وہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر سے پاؤں تک سب لال جوڑے پہنکر آئیں۔ دیکھو سب نے لال جوڑے رنگوائے۔ مارا مار کرکے اُن پر مصالحہ ٹکوائے۔ باغ میں خیمے کھڑے ہوئے۔ حوض کے گرد لکڑیوں کی پاڑیں بندھیں اُن پر فرش ہوا۔ ایک طرف بادشاہ کی جہاں نما کھڑی ہوئی۔ حوض میں نواڑے چھوٹے دکانیں لگیں۔ مالنیں۔ پنواڑنیں۔ اور

ترکاری ۔ میوے ۔ گوٹہ ۔ کناری ۔ کپڑے والیاں قرینے قرینے سے بیٹھی ہیں ۔ بڑے والیاں بڑے اور پوریاں پھُلکیاں تل رہی ہیں ۔ کبابنیں کباب لگا رہی ہیں ۔ دہی بڑے والیاں دہی بڑے بیچتی پھرتی ہیں ۔ بساطی اور سادہ کاروں کے لڑکے طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیاں چھلّے لئے بیٹھے ہیں ۔ حلوائیوں کے چھوکرے پوریاں کچوریاں مٹھائیاں بیچ رہے ہیں ۔

اہاہا! ذرا بچھیرہ پلٹنوں کو تو دیکھو ۔ کیا چھوٹے چھوٹے لڑکے تِلنگوں اور نجیبوں کی سی وردیاں پہنے بندوق توسدان لگائے ۔ قطار باندھے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے ہیں ۔ ایلو وہ مٹکنا سی توپیں ننھّے ننھّے گولنداز ۔ نیلی وردیاں پہنے ۔ توپیں کھینچے لئے آتے ہیں جا بجا بچھیرہ پلٹنوں کے پہرے لگ گئے ۔ توپیں الگ ایک جائے کھڑی ہو گئیں ۔ لو باغ کی تیاری ہو چکی ۔ اب بیگماتیں اور شاہزادیاں آنی شروع ہوئیں ۔ لال لال چُوچُہاتے جوڑے جھمجھماتے پہنے ہوئے سونے

لہ چھوٹی کشتیاں ۔ ڈونگے ۱۲

میں بیلی موتیوں میں سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہیں۔ ساتھ ساتھ اناّ مغلانیاں۔ مانی۔ دوا۔ چھوچھو۔ ہتیا۔ نوکریں۔ چاکریں۔ لونڈیاں باندیاں۔ ہاتھوں چھاؤں اللہ۔ بسم اللہ کرتی صدقے قربان ہوتی چلی آتی ہیں۔ دیکھنا بلالوں۔ صدقے گئی واری گئی۔ بیچ بیچ میں چلو۔ سفید چادر اوڑھ لو۔ اس چھپتے میں چرٹی والا رہتا ہے اور رتّی کا بھی ڈر ہے۔ دور پار شیطان کے کان بہرے۔ کسی کا کہیں سایہ جھپیٹا نہ ہوجائے۔ تو یہ بوڑھا چونڈا کورے اُسترے سے منڈ جارے۔ جو کسی نے بناؤ کو لوٹا تو قہر آگیا۔ اناّ۔ مانی دوا۔ نیچے جھاڑ کے اُس کے پیچھے چمٹ گئیں۔ حَف تمہاری نظر۔ تمہارے دیدوں میں۔ رائی نون۔ دیکھو تمہاری ایڑی میں گو لگا ہوا ہے۔ اچھی دیکھیو اُس کلجبی نے ایسا ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے ذرا اُس کھیاری کے پاؤں تلے کی مٹی چولھے میں جلا دیجیو۔

دیکھو اب باغ میں چاروں طرف گانا بجانا اور آپس میں ہمجولیاں ملکر جھولوں اور ہنڈولوں میں جھول رہی ہیں۔ ایک ایک پر بولیاں ٹھٹھولیاں۔ مار رہی ہیں۔ آج تو اس لال جوڑے پر جوٹ ہے۔ پھوٹ بوا تم نے تو سنہری جوڑے کو کالی

گوٹ لگا کلیجی چھپیرا کر دیا۔ واہ۔ اچھی یہ۔ بُرا معلوم ہوتا ہے خاک تمہاری ارواح۔ اچھی تمہیں کیا نہیں سوجھتا۔ دشمنوں کے دیدے پٹم ہو گئے۔ ایلو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ درگور تمہاری صورت یہ موا صدقے کا دوپٹہ اس پر یہہ بھاری مصالحہ۔ اہاہا! کوے کی چونچ میں انار کی کلی۔ اس کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے۔ بی تمہاری وہی کہاوت ہے کہ آلو الڑیں لڑے ہماری بلا۔ بلا لیجائے۔ تمہیں چلا۔ چلا ہونے لگی۔ ذرا سی بات تم سے پوچھی تھی۔ تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئیں۔ دیکھنا سر ڈولی پاؤں کہار آئیں بیوی نو بہار۔ اچھی میں کہتی ہوں تمہارا کیوں ل مدڑا گیا ہے۔ آدمی کدہر اڑ گئے جو اکیلی پا پنچے پھڑکاتی پھرتی ہو۔ او ہو ہو۔ اچھی تمہیں ہماری جان کی قسم۔ ہمارا حلوا کھائے۔ ہمیں کو ہے ہے کر کے پیٹے جو اس بڑ ہیل کی دہج کو نہ دیکھے۔ سر گالا مُنہ بالا۔ سینگ کٹا بچھڑوں میں ملیں۔ مُنہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ لال جوڑا منگائے کیا ٹھسے سے بیٹھی ہیں۔ ایلو! یہ اور قہر توڑا کہ پوپلے منہ میں مسی کی دھڑی اور سوکھے سوکھے ہاتھوں میں مینہدی بھی لگی ہوئی ہے۔

اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے مگر کمبخت

یہ مہندی اور مستی کی دھڑی جمائے بغیر کیا ان کی سرتی نہ تھی دیکھو لونڈیوں پر غصہ ہو رہا ہے۔ اری گل بہار۔ نوبہار سبزہ بہار۔ چنپا۔ چنبیلی۔ گل چمن۔ نرگس۔ مان کنور۔ انند کنور۔ چنچل کنور۔ مبارک قدم۔ نیک قدم۔ کدھر اڑ گئیں ایلو! وہ باغ میں کدکڑے لگاتی پھرتی ہیں۔ سگڈے مارتی پھرتی ہیں۔ بھلا ری علامۂ دہر۔ قطامہ۔ چڑیل۔ مالزادی۔ قحبہ۔ چی سرمونڈی۔ ناک کاٹی۔ ایسی شتر بے مہار ہو گئیں ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا۔ سب کو ازار میں ڈال کر پہن لیا۔ کام کاج پر دیدہ ہی نہیں لگتا۔ ایک جا سے پاؤں ہی نہیں ٹکتا۔ جلے پاؤں کی بلی کی طرح نچلی ہی نہیں بیٹھتیں۔ سارے باغ کے جالے لیتی پھرتی ہیں۔ میں لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہوں کیسے تکلے کے سے بل نکالتی ہوں۔ کوئی دن کو یاد کرو بچوں کو شور پڑ رہا ہے۔

بوا تم بھی کیا نین متنی ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر ٹسوے بہاتی ہو۔ ایسی کیا انوکھی۔ اچرج۔ جان آدم۔ نعمت کی ماں کا کلیجہ۔ چیل کا موت۔ عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئیں، چھوٹی بہن تھی اگر اس نے لے لیا تو کیا ہوا۔ آؤ میں تمہیں اور منگا دوں گی۔

اچھی دیکھتی ہو اس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے کیسے ڈہیئے مچا رکھے ہیں۔ اپنا لہو پانی ایک کئے ڈالتی ہے کسی عنوان نہیں بہلتی۔ ارے کاکا! ارے فلاں قلی! جا ئیو بیوی کے لئے یہ چیز لا ئیو۔ بیگم صاحب میں ابھی دیکھ کر آیا ہوں کسی دکان پر نہیں ہے۔ ایسا کیا بازار میں اوڑا پڑ گیا یہ حرامی تکا۔ مادر بخطا۔ کام چور نوالہ حاضر یہیں سے بیٹھا بھیگی بلی بتا رہا ہے۔ ٹالم ٹولے کرتا ہے اری یاقوت اری زمرد تو جا کر جہاں سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لیکر آ۔ ایلو یہ مواغارتی کہیں سے یہ موٹے موٹے مچنگرا موٹے کچکونڈرے اپنے نگلنے اور ٹھوسنے کو اٹھا لایا۔ یہ تم ہی بیٹھ کر ٹھورو۔ کھانے کو بسم اللہ۔ کام کو نعوذ باللہ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا خطا ہے؟ چلو اب تو نہ روٹھو آؤ مَن جاؤ غصّے کو تھوک دو۔ بہت چھ چلے نہ بگھارو۔ مجھے یہ نکتوڑے نہیں بھاتے۔ آپس میں بیرا کھیری۔ کٹّم کٹّا نہیں کرتے۔ ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی۔ مجھے تو دونوں آنکھیں برابر ہیں تم کیا جنت میں لیجاؤ گے وہ کیا مجھے دوزخ دکھائے گی۔ چلو نہیں منتی نہ منو۔ جوتی کی نوک سے تم روٹے ہم چھوٹے۔ ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے۔ ہم بھی جلے کو جلائیں گے۔ نون مرچیں لگائیں گے۔

نواب دو گھڑی دن باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی۔ وہ جسولنی نے آواز دی۔ خبردار ہو۔ سواری آئی۔ دیکھو بادشاہ کی بھی لال پوشاک ہے۔ لال ہی رنگے ہوئے ہما کے پروں کے مورچھل ہیں۔ بجھیرہ پلٹنوں نے سلامی اُتاری۔ چھوٹی چھوٹی توپیں دغنے لگیں۔ سب حوض پر آ بیٹھیں۔

بادشاہ اپنی جہاں نما میں آئے۔ سرو قد کھڑے ہو کر سب نے آداب مجرا کیا۔ دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا۔ ایلو! وہ باغ لوٹنے کا حکم ہوا۔

اہاہا! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھ پر میں تجھ پر دوڑیں کوئی جھپیٹ میں آ کر گر پڑی۔ دیکھو! اناد وا کیسی پھپیڑا جلاتی بلبلاتی دوڑیں جھٹ جھاڑ پونچھ کے اُٹھا لیا۔ ایک لوٹا پانی کا اُس جائے چھڑک دیا۔ لاکھوں فضیحتے کھڑی کر رہی ہیں۔ تجھ گرانے والی کو جہاں اُس کی دائی نے ہاتھ دھوئے قربان کروں۔ ایسی خرمست ہو گئیں آنکھوں پر چربی چھا گئی۔ ہے ہے یہ کیا اُلٹا زمانہ آ گیا اینٹھیں دبیں روڑے اچھلے۔ نہیں بی دوا میرے چوٹ ووٹ کہیں نہیں لگی۔ تم ناحق اتنے پھپڑ دلالے مچاتی ہو۔ کھیل میں شاہ و گدا برابر ہے دیکھو! درختوں کو بلا کی طرح جا کر لپٹ گئیں۔ پھل پھول پتوں تک

نوچ کھسوٹ ڈالے ۔ بیویاں جھولی پھیلائے نیچے کھڑی ہیں۔ لونڈیاں باندیاں اوپر سے توڑ توڑ کر ان کی گودی میں ڈالتی جاتی ہیں۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ دل شاد مجھے وہ رنگترہ توڑ دے۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا کھٹا توڑ دے ۔ میں تجھے ایک روپیہ دوں گی۔ ایلو ایک جو آئیں انہیں کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ میں سے اُچک لے گئیں یہ مُنہ تکتی کی تکتی رہ گئیں ۔ بولی چوروں پر مور پڑے اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اوروں کا لوٹ لیا۔ اب یہہ سر خرد چونڈا ایمان بھونڈا سب میں بیٹھ کر شیخیاں بگھاریں گی ہم بھی لوٹ لائے ۔ میں بھی کوس کوس کے ڈھیر کروں گی۔ الٰہی چھُریاں ۔کٹاون ۔ انتی سار ۔ زہر مار ہووے ۔

لو اب شام ہوئی ۔ دونو وقت ملتے ہیں ۔ جھُٹ پٹا ہو گیا۔ بس صاحبو چلو چاند نے کھیت کیا ۔ چاندنی چھٹکی۔ چاند کی بہار لوٹو دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹڑیوں پر بیٹھیں چاندنی منا رہی ہیں نواڑوں میں بیٹھی حوض میں پھر رہی ہیں۔ سفید سفید پھولوں کے کنٹھے گلے میں۔ کانوں میں پھولوں کی بالیاں ۔ لال لال کپڑوں پر عجب بہار دکھا رہی ہیں۔ کہیں ڈھولکی بج رہی ہے ۔ گانا ہو رہا

ہے۔کہیں دس گھرا۔پچیسی قصے۔کہانیاں۔پہیلیاں۔کہہ کریاں ہو رہی ہیں۔دس بیس ملکر کھڑی ہو گئیں۔آؤ بھئی آنکھ مچولی کھیلیں۔قطار باندھ کے ایک نے سامنے کھڑے ہو کر کہنا شروع کیا۔اڑنگ بڑنگ طوطی زبر تنگ۔مائی جی کا تھان۔کھیلے چوغان ہرپا ہر بس یہ نو یہ دس جس کے نام پر دس آتا گیا اُس کو نکالتی گئی۔اخیر میں جس کے نام پر دس آیا۔وہ چور بنی۔ایک بڑی بوڑھی کو بیچ میں دائی بنا کر بٹھا دیا۔دائی نے چور کی آنکھیں بھینچیں اور سب نے کہا تمہاری گود میں کیا۔چور نے کہا مٹر۔اُنہوں نے کہا تمہاری آنکھیں چٹر پٹر ہو ویں جو تم آنکھیں کھولو یہ کہہ کر کونوں کھتروں میں جا چھپیں۔ایک نے آواز دی۔چور چھوٹے دائی کی بلا ٹوٹے۔دائی نے چور کی آنکھیں کھول دیں۔چور ہکا بکا ادہر ادہر دیکھتی پھرتی ہے ڈہونڈ بھال کے ایک آدھ کو پکڑا۔وہ چھپ بیٹھ گئی۔چور کو کہنے لگی ہٹو بھئی یہ کیا سہی ہے۔گاڑی بھر رستہ دو چور نے رستہ دیا۔اور نکل نکل کے بھاگیں۔چور ان کے پیچھے دوڑی کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا۔اور کہا دائی دائی۔تیرے ساتوں بھائی۔دوڑنے میں کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی۔یا ذرا سا چور کا ہاتھ بھی کسی کو لگ گیا۔یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی۔تو اب یہ چور

بنے اور بہت دفعہ چور بنی اس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے
دوپٹے سے باندھا۔ آدھا دوپٹہ ہاتھ میں پکڑے سارے
میں لئے کہتی پھرتی ہیں۔ ہاریں ساتوں لینڈ بُہاریں۔ جب
اُس نے تھک کر نا چار اقرار کیا۔ ہاں بھئی بُہاری۔ جب
اُس کی ٹانگ کھولی۔

سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج۔ انوکھے کھیل
نرالی باتیں ہوتی رہیں۔

آٹھویں جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی۔ وہ بھاری بھاری
تلوان نئی نئی ٹکن کے لال لال جوڑے۔ سونے کے سچے جڑائی
اور موتیوں کے گہنے پہنے۔ نک سے ٹُک بناؤ سنگار کیے
سارے شہر کی عورتیں اُمنڈ آئیں۔ باغ گوناگوں ہوگیا۔ دیکھنے
والے اش اش کرتے ہیں طوطیاں ہاتھ پسارتی ہیں۔

لو اب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے باغ سے
پنکھا اُٹھا۔

دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا نیچے سچے موتیوں جھالر اس
میں سچے آویزے۔ اوپر سونے کا مور۔ اُس کے پیٹ میں گلاب
کیوڑا بھرا ہوا۔ پنجوں میں سے نکل نکل کے سب کو معطر کرتا جاتا

ہے آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ۔ نفیری بجتی ہوئی ۔ ہزارے چھوٹتے ہوئے ۔ سپاہیوں کے تمن باجا بجاتے ہوئے پیچھے سلاطین اور امیر امرا ہاتھیوں پر سوار ۔ دو طرفہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ ۔ اس دھوم دھام سے باغ کے دروازے پر پنکھا پہنچا ۔ سب لوگ باہر ٹھہر گئے سلاطین پنکھا لے کر اندر آئے ۔ بادشاہ سوار ہوئے ۔ چھوٹی چھوٹی توپیں ننّے سنّے گولنداز دنا دن چھوڑنے لگے ۔ بچھیرہ پلٹنیں سلامی اُتار آگے ہوئیں ۔ اُن کے پیچھے تاشے باجے ۔ روشن چوکی والیاں ۔ تاشہ ڈھول ۔ جھانج ۔ طبلہ ۔ نفیری ۔ بجاتی چلیں ۔ اُن کے پیچھے سلاطین پنکھا لئے ہوئے ۔ پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار میں سوار خوجے مورچھل کرتے حبشنیاں ۔ ترکنیاں ۔ قلماقنیاں ۔ اردا بیگنیاں ۔ ہٹو بچو کرتی ۔ جسولنیاں خبرداری پکارتی ۔ شاہزادے تخت کا پایہ پکڑے ۔ شاہزادیاں ۔ سلاطینوں کی بیگماتیں ۔ نوکریں چاکریں ۔ لونڈیاں ۔ باندیاں ۔ شہر کی عورتیں پیچھے ساتھ ساتھ چلیں ۔ اس وقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی میٹھی پھوار پڑتی ہے کبھی چھُنیاں چھُنیاں برسنے لگتا ہے ۔ آسمان پہ کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی ہے ۔ زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور اُمنڈ رہی ہے ۔ اِدھر

بادل کی گرج۔ بجلی کی چمک۔ ادہر گوٹے کی جھمک۔ جواہر کی دمک سے آنکھوں میں چکا چوندی آتی ہے۔ نفیری کی آواز قہر ڈہاتی ہے۔ محل میں گلیوں میں عورتوں کے غٹ کے غٹ چلے آتے ہیں۔ کوٹھوں پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں کہیں تل دہرنے کو جائے نہیں۔ تھالی پھیکو تو سرہی پہ گرے جدہر نگاہ اُٹھا کر دیکھو۔ ایک چھت۔ بیربہٹیاں سی دکھائی دیتی ہیں اِس تجمل اور کروفر سے درگاہ میں شام کو پنکھا چڑھا کر پھر سب باغ میں آئے۔ روشنی کی تیاری ہوئی۔ حوض کے چوگرد نہر کی پٹریوں پہ دو رستہ بانسوں کے ٹھاٹھروں میں لال لال کنول۔ اُن میں دغارے روشن ہوئے چاروں طرف سے آگ سی لگ گئی۔ نواڑوں میں روشنی جیسی چھلاوے حوض میں پھر رہے ہیں۔ درختوں میں قمقمے جگنو کی طرح چمک رہے ہیں۔ کہیں بین بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے۔ کہیں ناچ رنگ ہورہا ہے۔

رات اسی سیر وتماشے میں گزری۔ صبح کو سب اپنے اپنے گھر گئے۔ لو میلہ ہوچکا۔

پھول والوں کی سیر

دلی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤں ہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے اِس سبب سے یہ گاؤں خواجہ صاحب یا قطب صاحب کر کے مشہور ہے بادشاہوں کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہاں موجود ہیں اور امیروں نے بھی سیر کے واسطے یہاں مکان بنائے ہیں۔ برسات میں یہاں عجب کیفیت ہوتی ہے اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہاں کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔ اس سبب سے برسات کے موسم میں یہاں آ کر رہتے تھے جس زمانے میں مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چہیتے بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُن کی والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھوٹ کر آئیں گے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولوں کا چھپر کھٹ اور غلاف بڑی دھوم دھام سے چڑھاؤں گی۔

جب مرزا جہانگیر چھوٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منت

پوری کی۔غلاف اور پھولوں کا چھپر کھٹ اور چھپر کھٹ میں پھول والوں نے اپنا ایجاد ایک پھولوں کا پنکھا بھی بنا کر لٹکا دیا تھا۔حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر چڑھایا اور بہت سا کھانا دانا فقیروں کو لٹایا بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعہ کے لوگ اور شہر کی خلقت جمع ہوگئی۔گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہوگیا اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا۔ہر برس ساون کے مہینے میں مقرر کردیا دوسو روپے پھول والوں کو پنکھے کی تیاری اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا تھا۔بلکہ اب بھی ہوتا ہے۔جس کا جی چاہے دیکھ لے۔دیکھو مہینوں پہلے بادشاہ کے ہاں پنکھے کی تیاریاں ہو رہی ہیں رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے ان پر مصالحے ٹک رہے ہیں۔فراش سپاہی اور سب کارخانوں کے لوگ خواجہ صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ فرش فروش۔چلوں۔پردے لگا آراستہ کیا۔

ایک دن پہلے محل کا تانتا روانہ ہوا۔خاصگی رتھوں میں توری دارین۔تصرفی میں سب کارخانے والیاں نوکریں چاکریں لونڈیاں باندیاں ہیں۔فوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہیں

خمریاں رتھوں کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہیں۔

اللہ خیریں ہی خیریں رہیں گی۔ تیرے من کی مرادیں ملیں گی ملیں گی تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے بڑے میں پیسہ دہرا ہے دہرا ہے۔ تجھے مولےٰ نوازے ویجا ویجا

دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتیں اور شاہزادے نالکی اور عماریوں میں ساتھ ہوئے۔ شہر کے باہر سواری آئی۔ جلوس ٹھہر گیا۔ سلامی اُتار قلعہ کو رخصت ہوا۔ چھڑی سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھہ گھوڑوں کی بگھی میں خواجہ صاحب میں داخل ہوئے۔

دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ۔ اُوپر چھجہ۔ اُن پر سنہری کلسیاں ہیں۔ کوچبان لال لال بانات کی کمریاں۔ پھندنے دار گردان ٹوپیاں کلابتونی کام کی پہنے ہوئے۔ گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہیں۔ آگے آگے سانڈنی سوار۔ پیچھے سواروں کا رسالہ۔ آبدار جھنڈا لئے۔ چوبدار عصا لئے گھوڑوں پر سوار بگھی کے ساتھ ساتھ اڑائے جاتے ہیں۔ ایلو بادشاہی محل سے لے کر تالاب اور جھرنہ اور امریوں اور ناظر کے باغ تک زنانہ ہو گیا۔ جا بجا سرا پچے

کھنچ گئے۔ سپاہی اور خوجوں کے پہرے لگ گئے۔ کیا مقدور غیر مرد کے نام کا پشہ بھی کہیں دکھائی دے جائے محل کی جنگلی ڈیوڑھی سے بادشاہ ہوادار میں اور ملکہ زمانی۔ تام جھام میں اور سب ساتھ ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے بادشاہ اور ملکہ زمانی بارہ دری میں بیٹھے۔ اور سب اِدھر اُدھر سیر کرنے لگیں۔ کڑاہیاں چڑھ گئیں۔ پکوان ہونے لگے۔ امریوں میں جھولے پڑ گئے۔ سودے والیاں آبیٹھیں۔ دیکھو کوئی حوض اور نہر کی پٹریوں پر ٹلک ٹلک پھرتی ہے۔ کوئی کھڑاویں پہنے کھٹر کھٹر کرتی ہے۔ کوئی امریوں میں جھولے پر بیٹھی گاتی ہے۔ جھولا کن ڈالو ہے امریاں۔ باگ اندھیرے تال کنارے۔ مورلا جھنگار ے بادر کارے برسن لاگیں بوندیں پھنتیاں پھنتیاں۔ جھولا کن ڈالو ہے امریاں۔ سب سکھی مل گئیں بھول بھلیاں۔ بھولی جھولی ڈولیں شوق رنگ سیاں۔ جھولا کن ڈالو ہے امریاں۔

ایلو ایک کھڑی ایک کو ہلسا رہی ہے۔ اے بی زناخی۔ اے بی دشمن۔ اے بی جان من اچھی چلو پھسلنے پتھر پر سے پھسلیں وہ کہتی ہیں بی ہوش میں آؤ اپنے حواسوں سے صدقہ دو اپنی عقل کے ناخون لو۔ کہیں کسی کا ہاتھ منہ تڑواؤ گی اتا دوا سمجھانے

خمریاں رتھوں کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہیں۔

اللہ خیریں ہی خیریں رہیں گی۔ تیرے من کی مرادیں ملیں گی ملیں گی تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے بڑے میں پیسہ دہرا ہے دہرا ہے۔ تجھے مولے نوازے دیجا دیجا

دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتیں اور شاہزادے نالکی اور عماریوں میں ساتھ ہوئے۔ شہر کے باہر سواری آئی۔ جلوس ٹھہر گیا۔ سلامی اُتار قلعہ کو رخصت ہوا۔ چھڑی سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھہ گھوڑوں کی بگھی میں خواجہ صاحب میں داخل ہوئے۔

دیکھو سُنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ۔ اُوپر چھجہ۔ اُن پر سُنہری کلسیاں ہیں۔ کوچبان لال لال بانات کی کمریاں۔ پھندنے دار گردان ٹوپیاں کلابتونی کام کی پہنے ہوئے۔ گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہیں۔ آگے آگے سانڈنی سوار۔ پیچھے سواروں کا رسالہ۔ آبدار جھنڈا لئے۔ چوبدار عصا لئے گھوڑوں پر سوار بگھی کے ساتھ ساتھ اڑائے جاتے ہیں۔ ایلو بادشاہی محل سے لے کر تالاب اور جھرنہ اور امریوں اور ناظر کے باغ تک زنانہ ہو گیا۔ جابجا سراپچے

کھنچ گئے۔ سپاہی اور خوجوں کے پہرے لگ گئے۔ کیا مقدور غیر مرد کے نام کا پشہ بھی کہیں دکھائی دے جائے محل کی جنگلی ڈیوڑھی سے بادشاہ ہوادار میں اور ملکہ زمانی۔ تام جھام میں اور سب ساتھ ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے بادشاہ اور ملکہ زمانی بارہ دری میں بیٹھے۔ اور سب اِدھر اُدھر سیر کرنے لگیں کڑاہیاں چڑھ گئیں۔ پکوان ہونے لگے۔ امریوں میں جھولے پڑ گئے۔ سودے والیاں آ بیٹھیں۔ دیکھو کوئی حوض اور نہر کی پٹڑیوں پر ٹلک ٹلک پھرتی ہے۔ کوئی کھڑاویں پہنے کھڑ کھڑ کرتی ہے۔ کوئی امریوں میں جھولے پر بیٹھی گاتی ہے۔ جھولا کن ڈالو ہے امریاں۔ باگ اندھیرے تال کنارے۔ مورلا جھنگار سے بادر کارے برسن لاگیں بوندیں پھُنیاں پھُنیاں۔ جھولا کن ڈالو ہے امریاں۔ سب سکھی مل گئیں بھول بھلیاں۔ بھولی جھولی ڈولیں شوق رنگ سیاں۔ جھولا کن ڈالو ہے امریاں۔

ایلو ایک کھڑی ایک کو ہلسا رہی ہے۔ اے بی زناخی۔ اے بی دشمن۔ اے بی جان من اچھی چلو پھسلنے پتھر پر سے پھسلیں وہ کہتی ہیں بی ہوش میں آؤ اپنے حواسوں سے صدقے ہو اپنی عقل کے ناخون لو کہیں کسی کا ہاتھ منہ تڑواؤ گی اتا دوا سمجھانے

لگیں واری کہیں بیویاں بادشاہزادیاں بھی پتھروں پر سے پھسلتی ہیں لونڈیوں باندیوں کو پھسلواؤ۔ آپ سیر دیکھو۔ چلو بی میں تمہارے پہلا سٹروں میں نہیں آتی۔ تم یوں ہی پچھڑ ڈالے کیا کرتی ہو۔ نہیں نہیں ہم تو آپ ہی پھسلیں گے۔ اچھا تم نہیں مانتیں تو دیکھو میں حضور سے جا کر عرض کرتی ہوں۔ دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھیں۔

وہ جھوم جھوم بادلوں کا آنا اور بجلی کا کوندنا۔ مینہ کی چھم چھم پانی کا شور ہوا کی سائیں سائیں کوئل کی کوک پپیہے کی آواز۔ مور کی جھنگار گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے۔ پہاڑوں پر سبزہ لہلہا رہا ہے رنگین کپڑوں سے لالۂ نافرمان کھل رہا ہے۔ مینھ سے رنگ کٹ کٹ کے رنگین پانی بہ رہا ہے۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے۔ جامنیں پٹاپٹ گر رہی ہیں۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہیں۔ لو شام ہوئی۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو! بادشاہ سوار ہوئے۔ ا لو وہ سب کچھ پھینک پھانک سواری کے ساتھ ہو لیں۔ نوکریں چاکریں گٹھری مٹھری سینت سنبھال پیچھے ہلو ہلو کرتی دوڑیں۔

[illegible] پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب [illegible]

لاٹھ کا زنانہ ہوگا۔ اسی سیر تماشے میں گزریگا۔

تین دن سیر کے باقی رہے۔ پھول والوں نے بادشاہ کو عرضی دی۔ دو سو روپیہ جیب خاص سے اُن کو پنکھے کی تیاری کا مرحمت ہوا۔ تاریخ ٹھہر گئی۔ شہر میں نفیری بج گئی۔ جھرنے کا زنانہ موقوف ہوا۔

دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی جن کے مکان تھے وہ تو اپنے مکانوں میں آدھمکے اور مقدور والوں نے سَو سَو دو دو سَو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لئے کرایہ کو لے لئے۔ غریب غربا کو جہاں جائے مل گئی وہیں بیچارے اُتر پڑے۔ بعضے فاقہ مست لنگوٹی میں مست رہنے والے عین دن کے دن روٹیاں گھر سے پکوا۔ کپڑے بغل میں مار پنکھا دیکھنے پہنچے پنکھا درگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ اپنے گھر کو چنپت بنے لو صاحب یہ بھی لہو لگا کر شہیدوں میں مل گئے۔ جمعرات کے دن سارے شہر کے امیر و غریب دو کاندار ہزارہا بزاری جمع ہو گئے۔ شہر سُن سان ہو گیا۔

یہاں کی کیفیت دیکھو کسی مکان میں اُجلے اُجلے فرش۔ زربفتی مسند تکیے۔ چاندی کے پلنگ۔ باناتی پردے۔ مہین مہین چونٹ

پھول دار نمگیرے۔ ہنڈیاں۔ دیوارگیریاں۔ آئینے جھاڑ فانوس لگے ہوئے ہیں۔ تھئی تھئی ناچ ہو رہا ہے۔ دیگیں کھڑک رہی ہیں بریانی متنجن۔ قورمہ پک رہا ہے قہقہے چہچہے اُڑ رہے ہیں کہیں خیمے ایک چوبے دو چوبے۔ پنچوبے۔ راوٹیاں کھڑی۔ ہیں آپس میں بیٹھے کھلی ٹھٹے مذاق کر رہے ہیں۔ ناچ رنگ ہو رہا ہے۔ پراٹھے۔ دودھ۔ پھینیاں اُڑ رہی ہیں۔ کہیں پوری کچوری لڈو۔ برفی کی چکھوتیاں ہو رہی ہیں۔ کوئی دہی بڑوں کے چٹخارے لے رہا ہے۔ کوئی بیچارہ بیٹھا تندور کی آس تک رہا ہے کوئی جھرنے میں دھما دھم کود رہا ہے۔ کوئی پھسلنے پتھر پر پھسل رہا ہے۔ کہیں پہلوانوں کے کمالے ہو رہے ہیں۔ کوئی امریوں میں جھولے پر کھڑا پینگ چڑھا رہا ہے۔ سودے والے آواز لگا رہے ہیں۔ کالی کالی بھونرالی جامنیں ہیں نون والی ہی لے نمکین۔ نون کے بتاشے لو! پال والا ہی۔ لے لڈو ہے جھرنے کا بتاشا ہی گولہ ہے! کیلا ہے مصری کا بھٹے ہیں ہری ڈالی کے۔ سنگھاڑے ہیں تلاؤ کے ہرے دُونیا۔ چاٹ ہے نیبو کے رس کی۔ دہی بڑے ہیں مصالحہ کے۔ سقے کٹورے بجا رہے ہیں کیا برف کی کھُرچن ہے۔ پانچوں کپڑے ہی سرد ہیں۔

کوئی سبیل پکار رہا ہے۔ پیاسوں سبیل ہے مولیٰ کے نام کی۔ کوئی کہتا ہے تیرے پاس ہے تو دیجا نہیں پی جارا ہ مولی۔ گگڑ والے حُقّہ پلاتے پھرتے ہیں۔ ہیجڑے دکانوں پر چھلّا دے مورے تائیں گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں۔ نوٹنگی والے گا رہے ہیں ہم پردیسی پاونے جو رین کیو بسرام۔ بھور بھیئے اُٹھ جائیں گے لیسے تہار و گام۔ ہم پردیسی رے کہ جائیا ہم پردیسی رے۔ مداری کے تماشے۔ چہل بٹے ہو رہے ہیں۔ شہدے امیروں کے مکانوں کے نیچے شور مچا رہے ہیں۔ بینوا آزاد خمرے رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کیئے ہوئے۔ اپنی اپنی سدا کہہ رہے ہیں۔ کچھ راہ خدا دیجا نیرا بھلا ہوگا۔ بھلا کر بھلا ہوگا۔ سودا کر نفع ہوگا۔ غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ ہے۔ کیا خوب سودا نقد ہے۔ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔ رام رام کر لے پنچھی۔ یہ کایا نہیں پاوے گا۔ کنکر چُن چُن محل بنایا مورکھ کہے گھر میرا رے۔ نا گھر میرا نا گھر تیرا چڑ یوں رین بسیرا رے۔ رام رام کر لے اچھے بندے یہ کایا نہیں پاوے گا۔ ماٹی اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرہانا رے۔ ماٹی کا کلبوت بنا اس میں کلب سمایا رے۔ رام رام کرلے اچھے بندے یہ کایا پھر نہیں پاوے گا۔ کہیں حسینی برہمن چپا در

بچھائے کھڑے کہہ رہے ہیں۔ عزیزو حق تعالےٰ کبریا سے ہے شرف جس نے پیمبر کو دیا ہے۔

لواب تیسرا پہر ہوا۔ اُدھر شاہزادوں کی سواری۔ ادھر پنکھے کی تیاری ہونے لگی۔ شہر کے رئیس اور امیر و غریب اچھے اچھے۔ رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر نئی سج دھج۔ نرالی انوٹ انوکھی وضع سے اپنے اپنے کمروں برآمدوں چھجوں کوٹھوں چبوتروں پر ہو بیٹھے۔

ایلو! وہ پہلے آتشباز قلعی گرزردوزوں کے پنکھے نفیری بجتی ہوئی امیروں کے مکانوں کے نیچے ٹھہرتے ٹھہراتے انعام لیتے لواتے چلے آتے ہیں۔

اہاہا! دیکھنا! وہ پھول والوں کے پنکھے کس دھوم سے آئے کیا بہار کے پنکھے ہیں۔ آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ہزاروں چھوٹتے نفیری والے کس مزے سے۔ میرا پیا گیا ہے بدیس موہے چونری کون رنگا دے۔ بیر ساون آیو ری نفیری میں گاتے ٹھٹکتے ٹھٹکاتے روپیے رولتے چلے آتے ہیں۔ پیچھے شاہزادے ہاتھیوں پر سوار۔ آگے سپاہیوں کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی میں مختار بیٹھے

مورچھل کرتے ہوئے۔ نقیب چوبدار پکارتے ہوئے۔ صاحب عالم پناہ چلے آتے ہیں۔ اِن کے پیچھے اور امیر امرا کے ہاتھی چلے آتے ہیں دیکھو رستے میں کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ آدمی پر آدمی گرتا ہے۔ کوٹھے چھجے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے پڑتے ہیں۔ وہ میٹھی میٹھی پھوار۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے۔ وہ سہانا سہانا جنگل اور وہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے۔ اس دھوم دھام سے شام کو بادشاہی محلوں کے نیچے پنکھے آئے شاہزادے ہاتھی پر سے اُتر کے اپنے کمروں پہ آ بیٹھے۔ اور سب پیادہ ہو گئے حضور چلونوں میں اوپر بیٹھے ہیں۔

اب نفیری والوں کی سیر دیکھو! کیسی جان توڑ توڑ کر نفیری بجا رہے ہیں۔ خوب اوپر سے چھنا چھن اُن کی جھولیوں میں روپئے پھینک رہے ہیں۔ انعام لے لے کر رخصت ہوئے۔ پنکھے درگاہ میں جا کر چڑھا دئے رات بھر ناچ رنگ کی محفلیں ہوئیں۔ ڈھولک۔ ستار۔ طنبورہ۔ طبلہ کھڑکتا رہا۔ صبح کو سونے چاندی کے چھلے انگوٹھیاں۔ اِرّے۔ نونگے۔ پونچوں کے لچھے۔ موتیوں کے ہار انگوٹھیاں۔ شیشوں کے ہار۔ اور لال سبز۔

زرد۔ اودے۔ پچرنگے۔ سوت کے ڈورے۔ پنکھیاں پر اٹھے پنیر۔ کھویا۔ یہاں کی سوغاتیں لے لوا چلنا شروع کیا۔ شام تک سب میلہ بھرّی ہو گیا۔

بادشاہ ساری برسات یہیں گزاریں گے۔ سیر و شکار کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہیں گے۔

دیکھو جو بیگمات سیر میں نہیں آئیں اُنھوں نے اپنے چھوٹوں کو قلا قند۔ موتی پاک۔ لڈو کی ہنڈیاں آٹے سے مُنہ بند کر کے چِٹھیاں لگا اور بٹووں میں اشرفیاں روپے ڈال چوبداروں اور خواصوں کے ساتھ بہنگیوں میں بھیجیں سب نے پانچ پانچ۔ چار چار۔ دو دو روپے چوبدار اور خواصوں کو انعام کے دیئے۔ اور اُن کے لئے سوغاتیں یہاں سے بھیجیں۔

لو صاحب پھول والوں کی سیر ہو چکی۔

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اُس کے مرنے کی خبر مشہور نہیں کرتے تھے۔ یہ کہہ دیتے تھے

کہ آج گھی کا کُپّا لنڈھ گیا نہلا دُھلا کفنا کر چُپ چپاتے قلعہ کے طلاقی دروازے سے اُس کا جنازہ دفن کرنے بھیج دیتے تھے۔ نوبت نقارے اُلٹے اور کڑاہیاں چولھوں پر سے اُتار دیتے تھے۔ سب رسمیں خوشی کی موقوف ہو جاتی تھیں۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے بجنے لگے۔ سلامی کی توپیں چلنے لگیں۔ بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لا کے رکھتے تھے۔ دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے مُنہ پر پاؤں رکھ کر تخت پر بیٹھتا تھا۔ اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف ہو گئی تھی۔

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو! نالکی میں جنازے کا صندوق ہے۔ سر سے پاؤں تک تمامی نالکی پر لپٹی ہوئی ہے۔ بیٹے پوتے امیر امرا نالکی کے ساتھ مُنہ پر رومال رکھے۔ آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہاتے کس غم کی حالت میں ادب سے چلے جاتے ہیں۔ دیکھنے والوں کے دل بھرے آتے ہیں۔ کلیجے مُنہ کو آتے ہیں۔ آگے آگے خاصے

نگھوڑے سپاہیوں کے تمن اُلٹی بندوقیں کندھوں پر رکھے تاشہ مرفہ اُلٹا کئے پیچھے ہاتھی۔ ہاتھیوں پر شیر مالیں۔ روپے اٹھنیاں۔ چونیاں۔ دوانیاں اور ٹکے خیرات کے رکھے ہوئے چلے آتے ہیں۔ سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو اُمنڈی چلی آتی ہے۔ عورت و مرد بے اختیار ڈاھڑیں مار مار کر روتے ہیں۔ جامع مسجد میں جنازہ آیا۔ حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ہزاروں آدمی جمع ہوگئے۔ سب نے جنازہ کی نماز پڑھی۔ وہاں سے شہر کے باہر جنازہ آیا۔ سب جلوس رخصت ہوا خاص خاص لوگ جنازہ کے ساتھ گئے۔ حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ میں جنازہ دفن کیا۔ شیر مالیں۔ اٹھنیاں۔ چونیاں دوانیاں اور ٹکے محتاجوں کو بانٹے خادموں کو روپے دئے فاتحہ پڑھی۔ قبر پر دوشالہ ڈالا۔ ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے کو۔ ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کرکے سب رخصت ہوئے۔ بادشاہ کے ہاں سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا۔

پھول

دیکھو! دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولوں کی تیاری ہوئی

اسپتے سے اچھا کھانا پک رہا ہے۔ ڈھیر سے الائچی دانے آئے۔ سب لوگ جمع ہوئے۔ ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا۔ الائچی دانوں کے ایک ایک دانے پر ملکے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا۔ پھر ختم ہوا قرآن شریف اور کلموں کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا۔ الائچی دانے سب کو بٹ گئے بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا۔ اپنے اپنے مقدور کے عزیز و اقرباؤں نے حاضری کے روپے دیئے دستر خوان بچھا سب نے کھانا کھایا۔ رخصت ہوئے۔

اندر محل میں بادشاہ آئے۔ بہو۔ بیٹوں۔ داماد۔ بیٹیوں کو سوگ اتروانے کے دوشالے۔ بیویوں کو رنڈسالے مرحمت فرمائے۔ اُس وقت کا کہرام دیکھو۔ کلیجہ پھٹا جاتا ہے۔ بے اختیار رونے کو جی چاہتا ہے۔ ہائے ان کی سب اُمیدیں خاک میں مل گئیں۔ ساری حسرتیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں۔ حضور بھی آبدیدہ ہوئے۔ اور بہت تسلی و تشفی کی۔ اور فرمایا۔ اماں صبر کرو صبر کرو رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں۔ تقدیر الٰہی میں کسی کو دم مارنے کی جائے نہیں۔ صبر کے سوا یہاں اور کچھ علاج نہیں۔ نویں دن دسویں کی فاتحہ۔ انیسویں دن بیسویں کی فاتحہ ہوئی۔ ایک ایک جوڑا دوشالے

سمیت اور بہت سی باقرخانیاں اور میٹھے کی طشتریاں سب کو نام بنام تقسیم ہوئیں۔ آٹھ سات دن پہلے بانس کی کھپچیوں کی کھانچیوں میں سات سات طرح کی مٹھائیاں طشتریوں میں لگا بسمے کے چھپے ہوئے لال جھنی کے کسنے کس، تورے پوش ڈال بہنگیوں میں لگا لگا کے چوبداروں کے ہاتھ نام بنام سب کے ہاں پہنچیں۔ جب کھانچیاں بٹ چکیں۔ چالیسویں کی تاریخ مقرر کر کے سفید کاغذ پر رقعے لکھوا کنبے میں بھیجے۔ میر عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا۔ اُس نے پہلے قبر کا کٹہرا کھلوایا۔ گلاب کیوڑے کے شیشے۔ اور عطر اندر ڈالکر اوپر پکی قبر بنوا۔ اوپر سنگ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا۔ کے قبر تیار کردی۔ انتالیسویں دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے لوگ اکٹھے ہوئے۔ دیکھو جس جائے انتقال ہوا وہاں ایک کھانے کا تورہ۔ اور جوڑہ۔ دوشالہ جانماز۔ تسبیح۔ مسواک۔ کنگھا جوتی کشتی میں لگا کے اور تانبے کے برتن غوری رکابی۔ طشتری۔ قفلی۔ بادیہ۔ کٹورہ۔ سفلدان۔ پتیلا۔ پتیلی۔ لگن۔ لگنی۔ سینی۔ چمچہ کفگیر۔ تھالی۔ سرپوش۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بسیندانی وغیرہ رکھے گئے۔ اور دو لال سبز لمونئیں سوا من چربی کی سرہانے روشن ہوئیں۔ رات بھر رونا پیٹنا رہا۔ صبح کو سب قبر پہ آئے۔ گنجابی شامیانہ

چاندی کی چوبوں پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا۔ اُس کے گرد پھولوں کا چھپر کھٹ بنا۔ بیچ میں کمخواب کا قبر پوش پھولوں کی چادر ڈالی۔ سرہانے کھانے کا تورہ اور برتن رکھے لوبان اگر روشن ہوا۔ جوڑہ قبر کو پہنایا پائنتی جوتی رکھی۔ زنانہ ہوا۔ بیگمات آئیں خوب روئیں پیٹیں۔ باہر ختم ہوا۔ الائچی دانے ختم کے سب کو بٹے پھر قوالی ہوئی۔ قوالی کے بعد سب نے کھانا کھایا۔ اللہ کے نام بٹوایا تیسرے پہر کو پھر ختم ہوا۔ وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادموں کو دئے۔ اپنے گھر آئے۔ سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ وہی دسویں بیسویں کی طرح ہوئیں۔ برسی کی فاتحہ میں تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جائے نہیں رکھے گئے۔ اور نہ وہ طوغیں روشن ہوئیں باقی رسمیں چالیسویں کی طرح ہوئیں۔ پہلے سال جو مُردے کی فاتحہ ہوتی ہے اُسے برسی کہتے ہیں۔ اُس کے بعد پھر جو ہر سال برسویں دن فاتحہ ہوگی وہ دلیسہ کہلاتا ہے۔ بزرگوں اور بادشاہوں کے دلیسے کو عُرس کہتے ہیں۔

تقریظ

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان

شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب

گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

میں نے اس کتاب موسوم بہ **بزم آخر** کو جس میں ہمارے دو آخری بزرگوں کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہہ کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی **فیض الدین** نے جو قلعہ میں پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر یعنے حضرت **والد مغفور** کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہے لکھی ہے اس لئے میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ ٹھیک و درست ہے۔ مؤلف نے صاحب کی فرمائش سے اس کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کیساتھ لکھا۔

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر

(مطبوعہ علیمی پریس دہلی)

فرہنگ بزم آخر

مرتبہ سید یوسف بخاری دہلوی

ا

اردا بیگنیاں ۔ اسم مونث ۔ شاہی محلوں میں حکم احکام پہونچانیوالی ہتھیار بند عورت
اُلش ۔ اسم مذکر ۔ پس خوردہ ۔ جھوٹا کھانا ۔
ادقچہ ۔ پلنگ کی زرین چادر جو پلنگ پوش کے نیچے نمائش کیلئے بچھائی جاتی ہے ۔
آب حیات ۔ وہ پانی جس کے پینے سے آدمی نہیں مرتا ۔ بادشاہوں کے پینے کے پانی کو آب حیات سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔
آفتابی ۔ اسم مونث ۔ وہ دائرہ جو بادشاہوں کے جلوس میں ماہی مراتب کے ساتھ چلتا ہے اور اس کا سایہ بادشاہوں کے سر پر پڑتا ہے ۔
اَنّا ۔ اسم مونث ۔ دودھ پلانے والی عورت ۔
آب رواں ۔ ایک قسم کی نہایت باریک ململ
اَنّی دار ۔ اسم مونث ۔ نوکدار جوتی
آداب گاہ ۔ وہ مقام جہاں کھڑے ہو کر بادشاہ کو سلام کیا جاتا ہے ۔
اُلغق ۔ اسم مونث ۔ پتنگ کی ایک قسم
اٹھوائی کھٹوائی لئے پڑا ہونا ناراض ہو کر کھٹولے یا چارپائی پر پڑ جانا
اَکّی ڈھکی ۔ یہ وہ ۔ ایری غیری ۔ نکمی ۔ بے قدر ۔
اَچپرج ۔ اسم مذکر ۔ اچنبا ۔ تعجب

آپس میں بیر اکھیری - آپس میں عداوت یا دشمنی ہونا
اٹنگ بٹنگ - مہمل بے تکی باتیں
انوٹ - چھب - انداز - ادا - پاؤں کے انگوٹھے میں پہننے کا ایک زیور
اوڑا پڑنا - کال پڑنا - غارت ہونا۔

ب

بقچہ یا بغچہ، بوغبند - کپڑے رکھنے کی پٹلیا
بینی پاک - ناک پوچھنے کا رومال
بھنڈہ - حقہ
بورانی - دہی کا رائیتا
بھیلسہ - ایک مقام کا نام جہاں کا تمبا کو مشہور ہے - اسی صفت کیوجہ سے تمباکو دوسرا نام بھیلسہ پڑ گیا۔
بہنگی - بانس کی موٹی لکڑی جس کے دونوں طرف رسی باندھ کر بوجھ اٹھاتے ہیں
بخشی - فوج کو تنخواہ تقسیم کرنیوالا منشی
بچھیرا - گھوڑے کا نر بچہ
بیلے کا ہاتھی - وہ ہاتھی جس پر بیٹھ کر خیرات تقسیم کی جائے
بجھ بند - بازو بند (زیور)
بدھنیاں - مٹی کا ٹونٹی دار لوٹے۔
بڑ بڑیروں - آبا و اجداد
بیوی زان - پاک دامن عورت
بھوڈل - ابرک
بگلا - سفید رنگ کی پتنگ
بھاون - دل پسند - مرغوب

بیر اکھیری ۔ عداوت دشمنی
بھنبھی ۔ جھلک ۔ نشان
بھور بھئی ۔ نور کا تڑکا ۔ گجر دم

پ

پنڈا ۔ جسم
پاؤں پاک ۔ پاؤں پونچھنے کا رومال
پٹکے ۔ رومال یا پٹی جو کمر سے باندھتے ہیں
پوزی ۔ گھوڑے کا پیش بند
پرتلے ۔ کمر کی وہ پٹی جس میں تلوار لٹکی رہتی ہے ۔
پراوتوں ۔ بے اولادے
پرپریوں ۔ نانی پرنانی
پھینٹے ۔ وہ سفید یا رنگین کپڑے کی پٹی جو پیر یا درویش سر پر باندھتے ہیں
پریوں دار ۔ پتنگ کی ایک قسم
پٹم ۔ اندھا
پاینچے پھڑکانا ۔ اتراتے ہوئے ادھر ادھر پھرنا
پھیپھڑا جلاتی ۔ خیر خواہی کرتی
پھپیڑ دلالے ۔ دکھاوے کی خوشامد کرنا ۔ جھوٹی محبت جتانا
پھنیاں پھنیاں ۔ قطرہ قطرہ
پتر ۔ مجرا ۔ ڈانس
پھلاسڑوں میں آنا ۔ کسی کے دم فریب یا دھوکے میں آنا ۔
پھوٹ بواد ۔ شاباش بواد

ت

ترکنیاں - قلماقنیاں - وہ عورت جو بادشاہوں کے محل میں پہرہ دے
توشہ خانہ - پارچہ خانہ - وہ مکان جس میں بادشاہ کا لباس اور زیور رکھا جاتا ہے
تبرید - ٹھنڈائی - یہ وہ شربت یا دوا جو صبح کے وقت پی جاتی ہے -
تاشش - ایک قسم کا زری کا کپڑا -
تہک - روئی دار گول گبھا
تپک - اسم مونث - توپ کی تصغیر
تختِ رواں - دیکھو "ہوادار"
تمامی - دیکھو "تاشش"
تلنگا - تلنگانہ کا رہنے والا - وہ سپاہی جسے انگریزی لباس پہنایا جاتا ہے -
توس دان - کارتوس رکھنے کا ڈبہ جو سپاہیوں کی پیٹی میں لگا ہوتا ہے -
تاشہ - وہ باجہ جس کو گلے میں ڈال کر ڈھول کے ساتھ بجاتے ہیں
تمن - رسالہ - پلٹن جس میں نشان اور باجہ شامل ہوتا ہے (۲) ایک سکہ
تہ پوشی - زنانہ پیجامہ - پیٹی کوٹ ساڑھی کے نیچے پہننے کا
تبرک - پرشاد - تحفہ - نذر نیاز کی چیز
تورہ - حصہ بخرہ - شادی سے قبل مختلف قسم کے کھانے دوسروں کے ہاں بھیجنے کی رسم
تھو تھا سے - منہ بنائے - تیوری چڑھائے
تیکھی - ترچھی - ٹیڑھی - بانکی
تھو تھو کرنا - تھوکنا - نفرت کرنا
تانتا - قطار - لانگا ٹیڑ - سلسلہ
تھئی تھئی - ناچنے گانے کی آواز

ٹ

ٹھاٹھر۔ اسم مذکر۔ ٹٹی۔ جال۔ جعفری۔ ڈھانچ
ٹھسکیاں۔ اسم مونث۔ جھٹکے
ٹھنٹھنانا۔ فعل لازم۔ پکتے وقت برتنوں کے آپس میں بجنے کی آواز
ٹھٹھولیاں۔ اسم مونث۔ ہنسی مذاق
ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ۔ مثل۔ جیسی چیز ویسا ہی اُس کا لازمہ۔ پیوند میں پیوند

ج

جسولینی۔ اسم مونث۔ صحیح یسولینی۔ چوبدارنی۔ وہ عورتیں جو شاہی محل میں خبر پہنچاتی ہیں۔
جریب۔ وہ چاندی کا خول چڑھی ہوئی لکڑی جو بادشاہوں کے چوبداروں کے پاس ہوتی ہے۔
جھروکے۔ اسم مذکر۔ وہ کھڑکیاں جو ایوانِ شاہی میں سیر و تماشا دیکھنے کے واسطے باغ یا دریا کی طرف واقع ہوں۔
جیگڑ۔ اسم مونث۔ پانی کے بھرے ہوئے مٹکے پر جو ہنڈیاں رکھ دیتے ہیں اُس کو جیگڑ کہتے ہیں۔
جیغہ۔ اسم مذکر۔ ایک مرصع زیور جو پگڑی پر باندھا جاتا ہے۔
جائی جوئی۔ ایک قسم کا پھول اور آتش بازی
جامدانی۔ کڑھا ہوا پھولدار کپڑا۔ وہ صندوقچی جس میں بچے محرم کے دنوں میں گوٹا بھر کر رکھتے ہیں۔ لوغ بند
جھنکار۔ زنجیر یا تلوار کی آواز۔ برتن ٹوٹنے کی آواز
جہاں نما۔ شاہی خیمہ و خرگاہ۔

جھاڑ کا کانٹا۔ جنگجو۔ لڑاکا

چ

چھلّے دار۔ وہ گوئیے جو جھانجن دار دائروں پہ گاتے ہیں۔
چپّی والیاں۔ پاؤں دبانے والیاں
چلمچی سلفچی
چپچی پچی
چرن بردار۔ جوتیاں اٹھانے والا
چوکھڑوں۔ چوکھونٹی طشتریاں
چھوچھو۔ بچوں کی چھی چھی اور پوتڑے دھونے والی عورت
چھوچھکا۔ جھاڑ پھونک۔
چھنتی چھپتیا۔ چاہیتی۔ پیاری
چپولی۔ ایک قسم کا کپڑا
چارقب۔ ایک قسم کی ولایتی پوشاک
چراغی۔ مزار پر چراغ جلانے کا نذرانہ
چاپ۔ بندوق کی چانپ ۔ پیدائش کے موقعہ کی ایک رسم جس میں ہندو عورتیں سٹھائی ترکاری اور بچے کے پوتڑے لیکر گاتی بجاتی ہوئی آتی ہیں۔
چوٹی والا۔ بھتنا
چھائیں پھوئیں۔ نوج خدا نہ کرے
چوغان۔ چوگاں بازی
چکھوتیاں۔ چٹورپن۔ کھانوں کا چکھنا
چلونوں۔ چلمنیں

ح

جہشنیاں - شاہی محل کی چوکیدارنیاں
حَباب - پانی کا بلبلا - ہاتھ کا ایک زیور - روشنی کا کنول
حالت آنا - راگ سنکر وجد میں آنا
حَرمیں - کنیزیں - بیویاں

خ

خواجہ سرا - ہیجڑے غلام جو محل میں بطور دربان یا چوبدار رہتے ہیں
خاصہ - بادشاہوں کا کھانا
خُمریاں - خُمروں کی عورتیں جو میلوں ٹھیلوں میں گاکر مانگتی ہیں
خمرے - فقیر

د

دربان - پہرا دینے والا
دست بقچہ - بقچی - کپڑوں یا سینے پرونے کی گٹھڑی
دُلمہ - وہ سالن جو قیمہ اور پنیر وغیرہ ٹنڈوں کریلوں بینگنوں میں بھر کر پکاتے ہیں
دُمچی - گھوڑے کی دُم کا تسمہ
دَلدا پیش گیر - چھوٹا سا شمگیرا (شامیانہ) جو پلنگ کے آگے لگایا جاتا ہے
دَغدغے - قمقمے - قندیلیں - کنول
دال چُپو - دو پتنگوں کا باہم لپٹ کر زمین پر گر پڑنا
دوپلکا - دو رنگے بازوں کا پتنگ
دوباز دو رنگے بازوں کا پتنگ
دِھیری - پیری - شکست جتانے کا آوازہ
دوزخ کا کندہ - دوزخی - جہنمی

دوغ ۔ دودھ کی چھاچھ
دولائی ۔ بغیر روئی کی دوہری چادر
ددا ۔ بچوں کو پالنے والی
دلیسہ ۔ برسی ۔ سالانہ فاتحہ
دوپہر بجی ۔ دن کے بارہ بجے

ڈ

ڈھلیت ۔ ڈھال تلوار والا سپاہی ۔ سپر بند
ڈہج ۔ انداز ۔ روش

ر

روزہ اُچھلنا ۔ روزے کی حالت میں غصے ہونا
روشن چوکی ۔ باجے والے جو بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں
رسی ۔ سانپ
راوٹیاں ۔ چوگوشے خیمے ۔ چھوٹے تنبو

ز

زلہ رُبائی ۔ جھوٹا کھانا جو دوسروں کیواسطے اٹھا رکھیں ۔ مراداً خوشہ چینی
زیر انداز ۔ وہ کپڑا یا چمڑا جو حقے کے نیچے پانی کی حفاظت کیواسطے رکھتے ہیں (۲) غالیچہ
زانو پوش ۔ زانو پر ڈالنے کا رومال
زنبورہ ۔ چھوٹی توپ جو اونٹ پر لدی ہوئی بادشاہ کی سواری کے ساتھ چھوٹتی ہے ۔
زنبورچی ۔ زنبورہ چھوڑنے والا
زیرپائی ۔ زنانی جوتی
زنبق ۔ ایک قسم کا سفید پھول نرگس کی قسم کا

زناخی۔ قلعہ کی بیگمات کا خطاب۔ مثلاً سہیلی۔ بھیلی۔ دل جان۔ جانِ من

س

سوزنی۔ اسم مونث۔ وہ بستر جس کے اندر ہلکی ہلکی روئی بھری ہو۔ اور اوپر لوزاتی نگندے پڑے ہوں۔

سِقلدان۔ دسترخوان کا ہڈی دان

سٹک۔ پیچوان۔ نے

سُمرن۔ چند دانوں والی تسبیح

سراسری۔ ماتھے کا زیور

سرپیچ۔ پگڑی۔ دستار۔ عمامہ

سراپچے۔ قناتیں

ست نجا۔ سات قسم کے اناج

سنگوٹیاں۔ بیلوں کے سینگوں پر چڑھانیکا پینل کا خول

سیوتی۔ سفید گلاب

سرڈولی پاؤں کہار آئی بہوی بونہار۔ (ایک کہاوت)

سرگالا منہ بالا۔ بڑھاپے میں جوانی کی باتیں کرنا

سگدلٹے مارنا۔ جگہ بجگہ دوڑتے اور اچھلتے پھرنا

سُرتی۔ چالاک۔ چوکس۔ ہشیار عورت

سر خر و چونڈا ایمان بھونڈا۔ ظاہر میں ایمان دار لیکن باطن میں بے ایمان

ش

شولہ۔ گوشت میں پکی ہوئی کھچڑی

شقہ۔ بادشاہ کا دستخطی یا مہری رقعہ

شدّے ۔ شدّا کی جمع ۔ علم ۔ جو تعزیوں کے ساتھ نکلا کرتے ہیں
شبّو ۔ ایک پھول جو رات کے وقت کھلتا ہے

ص

صحنک ۔ حضرت فاطمہ علیہا السّلام کی نیاز و فاتحہ کا کھانا

ط

طبل کا ہاتھی ۔ وہ ہاتھی جس پر طبل رکھا ہوتا ہے
طوغیں ۔ علم کی قسم کا ایک نشان جس میں موم بتی روشن ہوتی ہے

ع

عملۂ فعلیہ یوزک رکاب حاضر ۔ (۱) ملازمانِ دفتر (۲) صوبہ دار
عرض بیگی ۔ بادشاہ کی خدمت میں عرضیاں پیش کرنے والا
عماری ۔ ہاتھی کا ہودا

غ

غیبانی ۔ ایک گالی
غٹ کے غٹ ۔ غول کے غول ۔ گروہ

ف

فلیتہ سوز ۔ فیتل سوز ۔ شمع دان
فقیر بیک ۔ ماہ محرم میں امام حسین کا فقیر بننا

ق

قلار ۔ لال انگرکھے اور کالی پگڑی والے وہ سپاہی جو شاہی سواری کے ساتھ چلتے ہیں اور جو کوئی خلافِ ادب حرکت کرتا ہے اس کو مارتے ہیں
قلماقنیاں ۔ دیکھو ترکنیاں

قورخانہ۔ سلح خانہ
قطامہ۔ چھنال

ک

کیسنے۔ کھانوں کے خوانوں پر ڈھکنے کا ڈوری دار غلاف
کرامات۔ بادشاہ کا خطاب جیسے خداوندِ نعمت۔ صاحب عالم
کڑکیت۔ بادشاہ کی سواری کے آگے آگے تعریفی یا رزمیہ داستانیں گا کر سنانیوالے
کمیدان۔ گھوڑے سواروں کا ایک افسر
کھانچی۔ برتنوں کو رکھنے یا اُن پر ڈھکنے کی ٹوکری
کاکریزی۔ سیاہی مائل اُودا رنگ
کف پائی۔ ایک قسم کی چپٹی ایڑی کی جوتی
کفش۔ نعل دار جوتی
کھنکڑیاں۔ کراری پوریاں پاپڑ۔ مٹھڑیاں
کلاوے۔ زرد و سرخ گنڈے دار رنگا ہوا کچا سوت
ککڑ والے۔ بازار میں حقہ پلانے والے۔ ساقی
کھینچم۔ پتنگ کو اڑاتے وقت کھینچنا
کل چڑا۔ ایک قسم کا پتنگ
کلدمہ۔ وہ پتنگ جس کے نیچے کا حصہ سیاہ ہو
کانٹھڑا۔ وہ پتنگ جس کے اوپر کا حصہ سیاہ ہو
کل سری۔ ایک قسم کی تکل
کلیجہ جلی۔ وہ تکل جس کا بیچ کا حصہ سیاہ ہو
کرکری تاش۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا جسکا تانا ریشم کا اور بانا بادلہ کا ہوتا ہے۔

کنیانا۔ کترانا۔ پتنگ کا ایک طرف کو جھکنا

کلھیاری ۔ جھگڑالو عورت۔ زبان دراز

کلیجی پھیپھڑا کرنا ۔ بے میل کرنا

کچکونڈرے ۔ کچے پکے موٹے موٹے روٹ

کٹم کٹا ۔ مار پیٹ

کونوں کھتروں ۔ گوشوں و شوں یعنی کونے کونے

کمالے ۔ داؤں پیچ

کلبوت ۔ قالب

کلب ۔ قلب ۔ بہ معنی دل

گ

گاؤزبان ۔ ایک قسم کی روٹی جو دیکھنے میں مثل گائے کی زبان کے ہو

گاؤدیدہ ۔ میدہ کی خمیری لمبوتری روٹی جو بیل کی آنکھ جیسی ہو

گشتی دست بقچہ ۔ سفری ۔ بوغبند

گنڈے ۔ (۱) کوڑیوں اور گھنگھروؤں وغیرہ کا حلقہ جو جانوروں کے گلے میں باندھتے ہیں

(۲) نیلے سوت کا کلاوہ ۔ (۳) تعویذ

گجباگ ۔ انکس جس سے ہاتھی کو ہانکتے ہیں

گرنٹ ۔ ایک قسم کا کپڑا

گوشوارہ ۔ (۱) پگڑی کا طلا (۲) طرّہ

گولنداز ۔ توپ چلانے والا

گوناگوں ۔ رنگ برنگ

گل تکیہ ۔ گالوں کے نیچے رکھنے کا تکیہ

گھڑیالی۔ گھڑیال بجانے والا
گلگلی گاگلی۔ گیلی گیلی۔ گجگجی

ل

للو پتو کرنا۔ چاپلوسی کرنا۔ خوشامد کرنا؟
لاہی پھلکاری۔ ایک قسم کا ریشمی پھول دار کپڑا
لپیں۔ مٹھیاں۔ ٹکڑے
لل دُمی۔ بے پتے والی پتنگ
لہکا۔ زرین جھنڈا
مبرور۔ گناہوں سے پاک
مواہیر۔ مہر کی جمع
محل سرائے۔ اُمرا کے رہنے کا محل
مردھے۔ بادشاہی پیادے جو جریب لیکر چلتے ہیں
مُجرا۔ ملاقات۔ سلام۔ کورنش
مورچھل۔ مور کے پروں کا چنور جس سے مگس رانی کی جاتی ہے۔
من وسلوی۔ (۱) خوان نعمت (۲) ایک قسم کا نفیس کھانا جو مرغ کے گوشت کا پکتا ہے
متصدی۔ منشی۔ نقل نویس
میر عدل۔ چیف جج
محرر۔ کلرک۔ حساب دان
ماہی مراتب۔ وہ اعزازی نشان جو بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے
ہاتھیوں پر چلتے ہیں۔
مانڈے۔ میدہ کی نہایت پتلی اکہری روٹی
ماہی پشت۔ ایک قسم کا کارچوب جو پشت ماہی سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔

موتی پاک ۔ (۱) ایک قسم کا زیور (۲) مٹھائی

میر توزک ۔ جلوس کو ترتیب دینے والا افسر

مَہابَلی ۔ طاقت والا۔ اکبر بادشاہ کا لقب

مقراضی حلوہ ۔ وہ حلوہ جو تراش کر کھایا جائے ۔

میدنی ۔ میوات اور پورب کے دیہاتی زائرین کا قافلہ

مسواک ۔ داتن ۔ دانت صاف کرنے کی لکڑی

مصلہ ۔ جائے نماز

مدمالتی ۔ چنبیلی کا پھول

مال زادی ۔ بازاری عورت

مُچنگڑ ۔ موٹا مُچا سا روٹ

مَلَک مَلَک کر ۔ مٹک مٹک کر

مورکھ ۔ نادان

ن

نعمت خانہ ۔ مکھیوں کیلئے لکڑی کا کٹگھرا جس پر مہین پردہ ہوتا ہے ۔

نان قماش ۔ ایک قسم کی روٹی

تان تنکی ۔ پتلی اور بڑی روٹی

نور محلی پلاؤ ۔ ایجاد نور جہاں

نمشس ۔ دودھ کے جھاگ جو دولت کی چاٹ کے نام مشہور ہے اور سردیوں میں صبح کے وقت بکتی ہے ۔

نوبت ۔ نقارہ ۔ دمامہ

ناظر۔ محل کا محافظ۔ ہیڈ محرر
نجیب۔ ۱۔ بزرگ شریف (۲) نیلی وردی والے دربان
نیگڈ مبر۔ بادشاہ کے بیٹھنے کیلئے دو برجیوں والی عماری جو ہاتھی پہ لگی ہوئی ہوتی ہے
نعلین۔ جوتیاں
ناموسین۔ زنانِ خانہ
نین مُتنی۔ ہر بات پر رونے بسورنے والی
نکتوڑے۔ نخرے
نواڑے۔ پانی کی چھوٹی چھوٹی کشتیاں۔ ڈونگے۔
نوٹنکی سانگ۔ ایک قسم کا ناچ گانا جس میں ڈرامہ کھیلا جاتا ہے۔

و

وردیاں۔ شام کے وقت سپاہی جو باجا بجاتے ہیں
وکیل۔ قانون داں

ہ

ہوادار۔ بادشاہی سواری
ہنڈ کلیا۔ بچوں کا کھانا پکانے کا کھیل۔ بچوں کی ہانڈی
ہوادار۔ تام جھام۔ بادشاہ کی سواری کا وہ تخت جسے کہار اٹھا کر چلتے ہیں۔
ہینکل۔ گھوڑے کے گلے کا زیور
ہاڑیں۔ ایک قسم کا زیور جو ہار سے مشابہ ہوتا ہے
ہری دوب۔ ایک قسم کی عمدہ اور باریک گھاس
ہدڑا۔ حالت صورت شکل۔

ہزارہ ۔ (۱) ایک قسم کا گیندا کا پھول (۲) پانی کا فوارہ
ہلسانا ۔ بہکانا بھڑکانا ۔ شوق دلانا
ہمیں سہے سہے کر کے بیٹھے ۔ ہمیں مرا ہوا دیکھے ۔
ہٹریاں ۔ مٹی کے گھروندے جس میں ایک دالان اور کوٹھری بنی ہوتی ہے اور اس میں بچے گڑیاں رکھتے ہیں ۔

(ی)

یاقوتی ۔ ایک قسم کا ناشتہ ۔ (۲) معجون ۔

کتبہ عبدالحفیظ

مطبوعہ علیمی پریس ۔ دہلی